113

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ

Main Liberary.

# مختصر شعب الایمان

تالیف: شیخ امام ابی جعفر عمر قزوینی رح

یعنی امام بیہقی رح کی چوتھی صدی کی مشہور کتاب "شعب الایمان" کا مختصر

جس میں

ایمان کی ۷۷ شاخوں کا تفصیل وار بیان ہے۔ ہر شاخ کا بیان
قرآن و حدیث اور بزرگانِ دین کے اقوال سے کیا گیا ہے

ناشرین

نور محمد۔ کارخانہ تجارت کتب۔ آرام باغ۔ فریر روڈ۔ کراچی

Marfat.com

۲۹۷۶۲
ب ۹۹۵ ش
۶۳۹۵

قیمت ---------- ایک روپیہ

DATA ENTERED

Marfat.com

# فہرست مضامین "مختصر شعب الایمان"



| شاخ نمبر | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | امام بیہقی رح کے مختصر حالات | ۹ |
| ۱ | اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا | ۱۴ |
| ۲ | اللہ تعالےٰ کے تمام رسولوں اور نبیوں پر ایمان رکھنا | ۱۵ |
| ۳ | فرشتوں پر ایمان لانا | ۱۶ |
| ۴ | قرآنِ کریم پر ایمان لانا | ۱۶ |
| ۵ | تقدیر پر ایمان لانا | ۱۶ |
| ۶ | قیامت کے دن پر ایمان لانا | ۱۷ |
| ۷ | مرنے کے بعد دوبارہ جی اُٹھنے پر ایمان رکھنا | ۱۸ |
| ۸ | قیامت کے روز لوگوں کے میدانِ محشر میں جمع ہونے پر ایمان رکھنا۔ | ۱۹ |
| ۹ | مؤمنوں کے جنّتی اور کفّار کے جہنمی ہونے پر ایمان رکھنا | ۱۹ |



Marfat.com

| شاخ نمبر | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۰ | اللہ تعالیٰ کی محبت کے واجب اور ضروری ہونے پر ایمان رکھنا۔ | ۲۰ |
| ۱۱ | اللہ تعالیٰ کے خوف اور ڈر کے واجب ہونے پر ایمان رکھنا | ۲۱ |
| ۱۲ | اللہ تعالیٰ سے نیک امید رکھنے کے وجوب پر ایمان لانا | ۲۳ |
| ۱۳ | اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکّل اور بھروسہ رکھنے کے وجوب پر ایمان لانا۔ | ۲۵ |
| ۱۴ | رسول اللہؐ کی محبت کے واجب ہونے پر ایمان رکھنا | ۲۸ |
| ۱۵ | رسول اللہؐ کی عزّت اور احترام کے واجب ہونے پر ایمان لانا | ۲۸ |
| ۱۶ | دینِ اسلام کو مضبوط پکڑ رکھنا | ۲۹ |
| ۱۷ | علم حاصل کرنا | ۳۰ |
| ۱۸ | علمِ دین کی اشاعت | ۳۲ |
| ۱۹ | قرآن مجید کی عزّت و تعظیم | ۳۵ |
| ۲۰ | طہارت و پاکیزگی اختیار کرنا | ۳۷ |
| ۲۱ | نمازِ پنج وقتہ کو ارکان و شرائط اور وقت کی پابندی کے ساتھ ادا کرنا۔ | ۳۸ |
| ۲۲ | زکوٰۃ کی ادائیگی | ۳۹ |


Marfat.com

| شاخ نمبر | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۲۳ | روزہ رکھنا | ۴۱ |
| ۲۴ | اعتکاف کرنا | ۴۲ |
| ۲۵ | حج کرنا | ۴۳ |
| ۲۶ | جہاد کرنا | ۴۴ |
| ۲۷ | جہاد کی تیاری کرنا | ۴۵ |
| ۲۸ | جہاد کے وقت ثابت قدمی دکھانا اور پیٹھ پھیر کر نہ بھاگنا | ۴۶ |
| ۲۹ | مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ امام وقت یا اس کے نائب کو دینا۔ | ۴۷ |
| ۳۰ | غلام کا آزاد کرنا | ۴۸ |
| ۳۱ | کفّارہ اَدا کرنا | ۴۸ |
| ۳۲ | نذر اور وعدے پورے کرنا | ۴۹ |
| ۳۳ | اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شمار اور اس کا شکر اَدا کرنا | ۵۰ |
| ۳۴ | زبان کی حفاظت کرنا اور بلا اجازتِ شرع اُسے نہ ہلانا | ۵۲ |
| ۳۵ | امانتوں کا اَدا کرنا | ۵۳ |
| ۳۶ | کسی کو قتل کرنے ، تکلیف میں مبتلا کرنے سے بچنا | ۵۴ |
| ۳۷ | زناکاری سے بچنا | ۵۴ |


Marfat.com

| صفحہ | مضمون | شاخ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۵۵ | بیجا اور ناحق (حرام) مالوں سے ہاتھوں کو روکنا | ۳۸ |
| ۵۵ | کھانے پینے میں حلال و حرام کی تمیز رکھنا | ۳۹ |
| ۶۳ | لباس اور طرزِ وضع وغیرہ ظاہری امور میں خلافِ شرع اور حرام چیزوں کو ترک کر دینا | ۴۰ |
| ۶۴ | کھیل تماشے، باجے گاجے، راگ وغیرہ کو حرام سمجھنا | ۴۱ |
| ۶۵ | اخراجات میں افراط و تفریط نہ کرنا | ۴۲ |
| ۶۵ | دھوکہ بازی اور حسد و بغض کو حرام جان کر چھوڑ دینا | ۴۳ |
| ۶۷ | لوگوں کی آبرو ریزی کرنے اور انھیں بُرا بھلا کہنے سے بچنا | ۴۴ |
| ۶۸ | اعمال کو خالص اللہ تعالےٰ کے لئے بجالانا، اور ریاکاری سے بچنا۔ | ۴۵ |
| ۷۳ | نیکی سے خوش ہونا اور بدی سے ناخوش ہونا۔ | ۴۶ |
| ۷۳ | ہر گناہ کا علاج توبہ و استغفار سے کرنا | ۴۷ |
| ۷۳ | قربانیاں کرنا | ۴۸ |
| ۷۴ | اُولی الاَمر کی فرماں برداری کرنا | ۴۹ |
| ۷۵ | جس امر پر جماعتِ سلف صالحین قائم ہو، اُس کو مضبوط پکڑنا | ۵۰ |
| ۷۵ | لوگوں کے درمیان عدل کا حکم کرنا | ۵۱ |



Marfat.com

| شاخ نمبر | مضمون | صفحہ |
| --- | --- | --- |
| ۵۲ | نیک باتوں کا حکم کرنا اور بُری باتوں سے منع کرنا | ۷۶ |
| ۵۳ | نیک کاموں میں ایک دوسرے کی امداد و معاونت کرنا | ۸۰ |
| ۵۴ | شرم و حیا اختیار کرنا | ۸۱ |
| ۵۵ | ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا، اُن کی خدمت و فرماں برداری کرنا۔ | ۸۱ |
| ۵۶ | صلۂ رحمی کرنا | ۸۲ |
| ۵۷ | اچھے اخلاق برتنا (غصّہ پر قابو پانا، تواضع، انکساری اور عاجزی وغیرہ) | ۸۳ |
| ۵۸ | ماتحتوں کے ساتھ احسان اور سلوک کرنا | ۸۶ |
| ۵۹ | مالک کا حق اَدا کرنا | ۸۷ |
| ۶۰ | اہل و عیال کے حقوق اَدا کرنا | ۸۸ |
| ۶۱ | دین داروں سے میل جول اور قُربت حاصل کرنا | ۸۹ |
| ۶۲ | سلام کا جواب دینا | ۹۰ |
| ۶۳ | بیمار کی عیادت کرنا | ۹۰ |
| ۶۴ | جنازے میں شمولیت کرنا | ۹۱ |
| ۶۵ | چھینک میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا جواب یَرْحَمُکَ اللّٰہُ دینا | ۹۱ |


Marfat.com

| شاخ نمبر | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ٦٦ | مشرکین و مفسدین سے دُور رہنا | ٩٢ |
| ٦٧ | ہمسایہ کا اکرام و عزت کرنا | ٩٣ |
| ٦٨ | مہمانوں کی مہمان داری کرنا | ٩٤ |
| ٦٩ | گنہگار کی پردہ پوشی کرنا | ٩٥ |
| ٧٠ | مصائب پر صبر کرنا اور لذّت و شہوات کی ممنوع چیزوں سے نفس کو روکنا۔ | ٩٦ |
| ٧١ | دنیا سے بے رغبتی کرنا | ٩٧ |
| ٧٢ | غیرت اختیار کرنا اور بے حیائی کو ترک کرنا | ٩٨ |
| ٧٣ | لغو باتوں اور فضول کاموں سے مُنہ موڑ لینا | ٩٩ |
| ٧٤ | سخاوت کرنا | ١٠٠ |
| ٧٥ | چھوٹوں پر رحم کرنا اور بڑوں کا لحاظ و ادب کرنا | ١٠١ |
| ٧٦ | آپس کی اصلاح رکھنا | ١٠٢ |
| ٧٧ | اپنے مسلمان بھائی کے لئے ہر اُس نفع کو پسند کرنا جو خود اپنے لئے پسند ہو۔ | ١٠٣ |



Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# شعب الایمان کے مصنف حضرت امام بیہقی رح کے مختصر حالات

آپ کا نام احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ رح ہے۔ کنیت ابوبکر ہے۔ شہر بیہق آپ کا وطن ہے۔ بیہق، نیشاپور کے حوالی میں چند مجتمع قصبات کا نام ہے۔ اسی لئے بیہقی مشہور ہیں۔ آپ اپنے زمانے کے امام اور حافظِ حدیث اور زبردست مشہور محدث گزرے ہیں۔ خراسان کے آپ شیخ ہیں۔ آپ کی ولادت ۳۸۴ھ ہجری ماہِ شعبان میں ہوئی۔ آپ نے ابوالحسن محمد بن حسین علوی، ابوعبداللہ حاکم، ابوطاہر بن محش، ابوبکر بن فورک متکلم، ابوعلی رودباری، عبداللہ بن یوسف، ابوعبدالرحمٰن سلمٰی اور بہت سے بزرگوں سے خراسان میں علم حاصل کیا۔ فقہ کی تعلیم ابی الفتح ناصر المروزی سے پائی۔ اسی طرح بغداد اور کوفہ اور دوسری بہت سی جگہ آپ نے طالبِ علمی کی۔ باوجودیکہ آپ کے پاس مشہور مشہور کام کی کتابیں بھی نہ تھیں۔ مثلاً سننِ نسائی، جامع ترمذی، سننِ ابن ماجہ وغیرہ بلکہ صرف مستدرک حاکم تھی۔ مگر چونکہ آپ کا حافظہ غضب کا اور قوتِ فہم

کامل تھی، مقصد نیک اور نیت خالص تھی، اس وجہ سے آپ علم و فہم میں یکتائے روزگار تھے اور علم کے عامل بھی تھے۔ آپ کی تصانیف بہت زیادہ ہیں۔ خصوصاً ایسی کتابیں بھی آپ کے قلم سے بہت سی نکلی ہیں۔ جن کی مثل ان سے پہلے تصنیف نہیں ہوئی تھیں۔

آپ کی بعض مشہور تصانیف کے نام یہ ہیں۔ "کتاب الاسماء والصفات" (ذات و صفاتِ باری تعالےٰ کے متعلق احادیث) سننِ کبیر، سنن و آثار سنن الکبریٰ، شعب الایمان، دلائل النبوت، سننِ صغیر، نصوص الشافعی، کتاب المدخل، کتاب البعث، کتاب المعتقد، کتاب الآداب، کتاب المداخل، کتاب الدعوات الکبیر، ترغیب ترہیب، مناقب شافعیؒ، مناقب احمدؒ، کتاب الاسریٰ خلافیات، اربعین کبرائے و صغرائے وغیرہ وغیرہ۔

عبدالغافر اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ "بیہقی رحمۃ اللہ علمائے سلف کی سیرت پر بڑے قانع شخص تھے۔ زہد و ورع میں آپ کو کمال حاصل تھا"

امام الحرمین ابوالمعالیؒ فرماتے ہیں "ہر شافعی مذہب والے پر امام شافعیؒ کا احسان ہے، مگر امام بیہقیؒ کا احسان خود امام شافعیؒ پر ہے کیونکہ ان کی فقہ کو اس طرح مضبوط و مدلل طور پر مدون کرنے اور اس کے رائج کرنے کا سہرا انہی کے سر ہے"

نیشاپور کی تاریخ کے بیان میں ابوالحسن عبدالغافر لکھتے ہیں کہ:

Marfat.com

"ابوبکر بیہقی رح فقیہہ اور حافظِ حدیث، اصولی متدین اور پرہیزگار شخص تھے، حفظ میں ان کا کوئی مثیل نہ تھا، اللہ تعالیٰ نے اُن کے علم میں بڑی برکت مرحمت فرمائی تھی۔ اتقان اور ضبط میں بھی یکتائے روزگار تھے۔"

حفّاظِ حدیث میں سات شخص ایسے گزرے ہیں، جن کی تصانیف نہایت عمدہ ہیں اور لوگوں نے اُن سے زبردست فائدہ حاصل کیا:

۱۔ امام ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی رح

۲۔ حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری رح

۳۔ حافظ مصر ابو محمد عبد الغنی ازدی رح

۴۔ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رح

۵۔ حافظِ مغرب ابو عمر بن عبد البر نمری رح

۶۔ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رح

۷۔ ابوبکر احمد بن خطیب بغدادی رح

حاکم کے شاگردوں میں بڑے پایہ کے شاگرد یہی مانے گئے ہیں۔ بلکہ اقسامِ علوم کے لحاظ سے اپنے اُستاد امام حاکم رح سے بھی بہت بڑھے ہوئے تھے۔ بچپن سے حدیث کے لکھنے پڑھنے اور حفظ کرنے میں مشغول ہو گئے تھے فقہ اور اصول کے ماہر تھے۔ عراق، حجاز اور جبال وغیرہ جا کر علمِ حدیث پختہ کر لیا تھا۔ پھر تصنیف و تالیف کی طرف مائل ہوئے۔ ایک ہزار اجزاء

Marfat.com

کے قریب ان کی تصنیفات ہوں گی۔ ان جیسا کثیر التصانیف کوئی اور نہیں گزرا۔ علمِ حدیث، علمِ فقہ اصولِ حدیث، تطبیقِ حدیث میں مہارتِ تامّہ حاصل کی تھی۔ ائمۂ وقت نے ان سے درخواست کی کہ، آپ ناحیہ سے نیشاپور تشریف لے چلئے۔ چنانچہ آپ انھیں اپنی تصانیف سے فیضیاب کرنے کے لئے نیشاپور تشریف لائے، یہاں بڑے پیمانہ پر ایک جلسہ ہوا جس میں بڑے بڑے امام اور محدث اور فقیہہ جمع ہوئے اور امام صاحب نے انھیں اپنی تصانیف سُنائیں۔

شیخ القضاۃ ابو علی اسماعیل بن بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے باپ امام بیہقی رحمہ نے فرمایا۔ جب میں نے معرفۃ السنن و الآثار کی تصنیف شروع کی اور اس کے بعض اجزاء کی ترتیب بھی دے لی۔ مجھ سے فقیہہ محمد بن احمد رح نے جو میرے ساتھیوں میں سے ایک صالح شخص تھے۔ اکثر تلاوتِ قرآن کریم میں مشغول رہا کرتے تھے اور سچے آدمی تھے، کہا: میں نے خواب میں امام شافعی رح کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں اس کتاب کا ایک جزو ہے اور فرما رہے ہیں "میں نے آج فقیہہ احمد کی کتاب سے سات جزو لکھے اور انہیں پڑھا" اور اب بھی آپ دُہرا رہے تھے۔ اور اسی دن صبح کو میرے بھائیوں میں سے ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ امام شافعی رح جامع مسجد میں ایک تخت پر رونق افروز ہیں اور فرما رہے ہیں "آج فقیہہ بیہقی کی کتاب سے

میں نے فلاں فلاں حدیث کا استفادہ کیا۔"

امام بیہقی رح فرماتے ہیں، میں نے فقیہہ محمد بن عبد العزیز مروزی سے سُنا فرماتے تھے "میں نے خواب میں دیکھا، گویا ایک تابوت آسمان پر چڑھ رہا ہے، جو نور سے پُر ہے، میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ کہا یہ امام بیہقی رہ کی تصنیفات ہیں۔"

شیخ القضات فرماتے ہیں ان تینوں بزرگوں سے میں نے یہ تینوں حکایتیں سُنی ہیں۔

امام صاحب اپنی آخری عمر میں بیہق سے نیشاپور تشریف لائے تھے اور یہیں درس و تدریس شروع کر رکھی تھی۔ ۱۰ رجمادی الاولیٰ ۴۵۸ھ میں بعمر ۷۴ سال انتقال فرمایا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ) آپ کا تابوت نیشاپور سے بیہق لایا گیا، جو وہاں سے ۲ دو روز کے راستے پر ہے اور یہیں آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کے شاگردوں کی بہت بڑی تعداد ہے، بڑے بڑے بزرگ لوگ اُن کی شاگردی کو اپنا فخر گنتے ہیں۔ شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری، ابو الحسن عبد اللہ بن محمد بن احمد، ان کے صاحبزادے اسماعیل بن احمد اور ابو عبد اللہ فزاری اور ابو القاسم سامی اور ابو المعالی محمد بن اسماعیل فارسی اور عبد الجبار بن عبد الوہاب دہان اور عبد الجبار بن محمد خواری اور ان کے بھائی عبد الحمید بن محمد اور بہت سے لوگوں کو ان سے شاگردی کا فخر حاصل ہے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# مختصر شعب الایمان

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً اَعْلَاھَا اَوْفَارْفَعُھَا اَوْ فَاَفْضَلُھَا (عَلٰی اِخْتِلَافِ الرِّوَایَاتِ) قَوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَدْنَاھَا اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ۔ ایمان کی کچھ اوپر ساٹھ اور بعض روایات میں کچھ اوپر ستّر شاخیں ہیں سب سے اعلیٰ اور افضل شاخ توحید باری تعالےٰ عزّ اسمہ، یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا ہے اور سب سے ادنیٰ ایذا رساں چیزوں کا راستہ سے ہٹانا، اور حیا و شرم بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

## ان شاخوں کا مفصل بیان

شاخ ۱۔ اللہ تعالےٰ پر ایمان لانا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ (۲:۲۸۵) تمام مومن اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ دوسری جگہ

ارشاد ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ (۴/۱۳۶) مسلمانوں اللہ پر ایمان رکھو۔ صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ نَفْسَہٗ وَمَالَہٗ اِلَّا بِحَقِّہٖ وَحِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ مجھے اللہ کا فرمان ہے کہ جب تک لوگ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ یعنی توحیدِ باری کے قائل نہ ہوں تب تک میں اُن سے برابر لڑائی جاری رکھوں، پس جو شخص اس کا قائل ہو گیا اُس نے اپنی جان و مال کو مجھ سے بچا لیا۔ ہاں بجز اس صورت کے جو اسلامی ضابطہ کے ماتحت ہو، اس کے بعد ان کا معاملہ خدا کے سُپرد ہے (وہ جانے کہ اُن کا اسلام محض نمائشی تھا یا دل سے)۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے صحیح مسلم میں روایت ہے مَنْ مَاتَ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ جس کا انتقال توحید پر ہوا، وہ جنتی ہے۔

شاخ ۲۔ اللہ تعالےٰ کے تمام رسولوں اور نبیوں پر ایمان رکھنا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ (۳/۲۸۵) ایماندار وہ ہیں جو اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اُس کے نبیوں اور رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور حضرت

جبرئیل علیہ السلام نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حضورؐ ایمان کیا ہے؟ تو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ، ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھو اور انھیں برحق اور سچّا سمجھو (رواہ عمر بن الخطّاب فی الصحیحین)۔

شاخ ۳۔ فرشتوں پر ایمان لانا۔ (یعنی اُن کے وجود کو ماننا اور انھیں اللہ تعالےٰ کی برگزیدہ اور پاک مخلوق سمجھنا۔ جنھیں اللہ تعالیٰ نے صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے) اس کی دلیل بھی وہی آیت اور حدیث ہے جو شاخ ۲ کے بیان میں گزر چکی۔

شاخ ۴۔ قرآنِ کریم پر ایمان لانا (کہ یہ اللہ تعالےٰ کی کتاب اور اس کا کلام ہے) اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ (۴/۱۳۶) "اے ایمان والو! اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ پر اور اس کتاب پر ایمان لاؤ! جو اللہ کی طرف سے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے" اور وہ آیت اور حدیث جو اوپر بیان ہو چکی، وہ بھی اس کی دلیل ہے۔

شاخ ۵۔ تقدیر پر ایمان لانا (کہ تمام بھلائی بُرائی وغیرہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس نے جو کچھ لکھ دیا ہے وہ ہو کر رہے گا) اللہ تعالیٰ

Marfat.com

فرماتا ہے قُلْ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ صحیحین
میں ہے حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام میں گفتگو ہوئی، موسیٰؑ نے
فرمایا، اے آدمؑ آپ ہمارے باپ ہیں آپ نے ہمیں بڑا نقصان پہنچایا،
جنت سے نکلوا دیا۔ آدمؑ نے جواب دیا، اے موسیٰؑ آپ خدا کے برگزیدہ
پیغمبر ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ سے بات چیت کی اور اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی
کتاب توراۃ آپ کو عنایت فرمائی۔ آپ مجھے اس امر پر ملامت کرتے ہیں
جسے اللہ تعالیٰ نے میرے پیدا کرنے سے چالیس برس پہلے میری تقدیر میں
لکھ دیا تھا۔ حضورؐ فرماتے ہیں آدم علیہ السلام اس گفتگو میں موسیٰ علیہ السلام
پر غالب آگئے۔ حضرت جنیدؒ کے اشعار ہیں، فرماتے ہیں کہ "انسان بیکس
ہے اور رب العالمین قدرتوں والا ہے، زمانہ چکر کھا رہا ہے اور روزیاں
بٹ چکی ہیں اور ساری بھلائی اس چیز میں ہے جو خالق پسند کرے، دوسروں
کے پسند کردہ میں سوائے ملامت اور بُرائی کے کچھ بھی نہیں"

شاخ ۷۔ قیامت کے دن پر ایمان لانا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قَاتِلُوا
الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (۹/۲۹) اُن سے لڑو!
جن کا خدا پر اور قیامت پر ایمان نہیں۔ حلیمیؒ فرماتے ہیں۔ آخرت پر ایمان
لانا یہ ہے کہ دُنیا ایک روز ختم ہوگی اور بالکل فنا ہو جائے گی اور یہ جہان ایک

Marfat.com

دن برباد ہو جائے گا۔ دنیا کے خاتمہ کا مان لینا دنیا کے آغاز کا مان لینا بھی ہے
اِس لئے کہ ہمیشہ رہنے والی چیز نہ تو فنا ہوتی ہے نہ اُس میں ردّ و بدل ہوتا ہے
اور (صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلّم فرماتے ہیں، اُس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، دو آدمی
کپڑے کی خرید و فروخت میں مشغول ہوں گے کہ اچانک قیامت آجائے گی۔
نہ تو وہ اپنا خرید و فروخت کا معاملہ طے کر سکیں گے، نہ اس کپڑے کو لپیٹ
سکیں گے۔ لوگ اونٹنیوں کا دودھ نکال رہے ہوں گے ابھی پیا بھی نہ ہوگا
کہ قیامت قائم ہو جائے گی الخ۔)

**شاخ ۷۔** مرنے کے بعد دوبارہ جی اُٹھنے پر ایمان رکھنا۔ (اللہ تعالےٰ
فرماتا ہے زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ (۶۴/۷)
کفار کہتے ہیں لوگ مرنے کے بعد زندہ نہیں کئے جائیں گے، اے نبی تم کہدو
خدا کی قسم تم سب مرنے کے بعد زندہ کئے جاؤ گے) دوسری جگہ فرمایا،
قُلِ اللّٰہُ یُحْیِیْکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یَجْمَعُکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا
رَیْبَ فِیْهِ (۴۵/۲۶) اللہ تعالےٰ نے تمھیں پیدا کیا، پھر وہ تمھیں مار ڈالے گا۔
پھر دوبارہ زندہ کر کے قیامت کے دن، جو یقیناً آنے والا ہے تم کو جمع کرے گا
(اور جبرئیلؑ کے سوال والی صحیح حدیث میں بھی ہے کہ ایمان یہ ہے کہ خدا پر، اُس کے
فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر، اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اور تقدیر

Marfat.com

کی بھلائی بُرائی پر یقین ہو)

شاخ ۸۔ قیامت کے روز لوگوں کے اپنی اپنی قبروں سے اٹھ کر اللہ ربُّ العالمین کے سامنے میدانِ حشر میں جمع ہونے پر ایمان رکھنا، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّھُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶﴾ کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ مرنے کے بعد یہ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے، اس بڑے اور ہولناک دن جب دن لوگ اللہ تبارک و تعالےٰ ربّ العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ (صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ، لوگ ربّ العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے اور اپنے پسینوں میں بقدر گناہوں کے ڈوبے ہوئے ہوں گے، بعض لوگ آدھے آدھے کانوں تک ڈوبے ہوئے ہوں گے۔)

شاخ ۹۔ مومنوں کے جنّتی اور کافروں کے جہنمی ہونے پر ایمان رکھنا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے بَلٰی مَنْ کَسَبَ سَیِّئَۃً وَّ اَحَاطَتْ بِہٖ خَطِیْٓئَتُہٗ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ جو لوگ شرک و کفر میں ڈوبے ہوئے ہیں وہ جہنمی ہیں، ہمیشہ ہمیشہ جہنم ہی میں پڑے رہیں گے۔

ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے صحیحین میں حدیث ہے۔ تم میں سے جب کوئی مرجاتا ہے، اگر وہ جنّتی ہے تو صبح شام اُسے جنت میں سے اس کی جگہ دکھائی جاتی ہے اور اگر جہنّمی ہے تو جہنم میں سے، اور کہا جاتا ہے کہ یہی تمہاری

Marfat.com

جگہ ہے۔ قیامت والے دن یہیں آؤ گے۔

شاخ نمبر ۱۔ اللہ تبارک وتعالےٰ کی محبت کے واجب اور ضروری ہونے پر ایمان رکھنا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (۲/۱۶۵) بعض لوگ خدا کے سوا اور وں کو خدا کا شریک ٹھہرا کر اُن سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی خدا سے دل لبستگی رکھنی چاہیئے۔ ایماندار اللہ تعالیٰ کی محبت میں سخت تر ہیں۔

بخاری و مسلم میں حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، تین وصف جس میں ہوں اُس نے ایمان کی چاشنی چکھ لی (۱) دل میں خدا اور اُس کے رسولؐ کی محبّت سب چیزوں سے زیادہ ہونا (۲) مسلمانوں سے صرف اسلام کی وجہ سے محبت اور میل ملاپ رکھنا (۳) شرک وکفر کو ایسا ناپسند کرنا جیسے آگ میں کُود کر جل جانے کو۔

حضرت جنید رحؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب سرّی سقطی رحؒ سے دریافت کیا "آپ کس طرح ہیں؟" فرمانے لگے، جس شخص کا دل محبّتِ خدا سے پُر نہیں، وہ نہیں جان سکتا کہ اللہ تعالےٰ کی محبت کس طرح دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے۔ حضرت رابعہ بصری رحؒ پر جب

محبتِ خداوندی کا غلبہ ہوتا تھا تو فرمایا کرتی تھیں ؎

تَعْصِی الْاِلٰہَ وَاَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهٗ ... هٰذَا مُحَالٌ فِی الْفِعَالِ بَدِیْعٌ

لَوْ کَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَّاَطَعْتَهٗ ... اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعٌ

تَرْجَمَہٗ: افسوس تو محبتِ خداوندی کا دعوی کرتا ہے اور پھر اس کی نافرمانیاں بھی کر رہا ہے، تعجب ہو کہ کہے کچھ اور کرے کچھ۔ اگر تجھے اللہ ربّ العزت سے سچی محبت ہوتی، تو تو اس کی فرماں برداری میں مشغول رہا کرتا۔ دوست تو دوست کا تابعدار ہوتا ہے۔

شاخ ۱۱۔ اللہ تعالےٰ کے خوف اور ڈر کے واجب ہونے پر ایمان رکھنا۔ اللہ عزّ وجل فرماتا ہے۔ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (۳/۱۷۵) اگر تم میں ایمان ہو تو صرف مجھ سے ڈرو، کسی اور کا خوف مت کرو۔ فرماتا ہے فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ (۵/۴۴) لوگوں سے نہ ڈرو، صرف میرا خوف کھاؤ، دوسری جگہ ارشاد ہے۔ وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ (۲/۴۰) صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہا کرو۔ مسلمانوں کی صفتیں بیان کرتے ہوئے فرمایا وَهُمْ مِّنْ خَشْیَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ (۲۱/۲۸) ایماندار اللہ رب العالمین سے ہر وقت ڈرتے رہا کرتے ہیں۔ ارشاد ہے۔ وَیَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ط وَکَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ (۲۱/۹۰) ہم سے نیک اُمیدیں رکھتے ہوئے اور ہمارا خوف کھاتے ہوئے نہایت عاجزی سے

Marfat.com

ہم سے دُعائیں کرتے رہتے ہیں۔ فرماتا ہے وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ (۱۳/۲۱) ہماری عزّتوں اور عظمتوں کا خیال کرتے ہوئے حساب کا بھی اندیشہ رکھتے ہیں۔ دوسری جگہ فرماتا ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (۵۵/۴۶) جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا ڈر اپنے دل میں رکھا اُسے اللہ تعالےٰ دو دو جنتیں عنایت فرمائے گا۔ ایک اور جگہ وعدہ فرمایا ہے ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ (۱۴/۱۴) اپنی یہ نعمتیں اُنھیں دوں گا جن کے دلوں میں میرے سامنے کھڑے ہونے کا اور میری زبردست پکڑ دھکڑ کا خوف ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضؓ سے بخاری ومسلم میں مروی ہے اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ جہنم کی آگ سے بچنے کی کوشش کرو (صدقہ دیکر) اگرچہ آدھی کھجور ہی ہو۔ حضرت انس بن مالکؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا، جو میں جانتا ہوں اگر تم بھی جانتے تو تمہاری ہنسی کم ہو جاتی اور رونا بڑھ جاتا (متفق علیہ) ایک عارف باللہ جو اکثر رویا کرتے تھے، اُن کو ان کے بھائی نے سمجھایا، تو انھوں نے فرمایا ؎

بَكَيْتُ عَلَى الذُّنُوْبِ لِعَظْمِ جُرْمِيْ ۔۔۔ وَحَقَّ لِكُلِّ مَنْ يَّعْصِي الْبُكَآءُ

وَلَوْ كَانَ الْبُكَاءُ يَرُدُّ هَمِّيْ ۔۔۔ لَاَسْعَدَتِ الدُّمُوْعُ مَعًا دِمَاءُ

ترجمہ: میں نے اپنے رب کی بڑی بڑی نافرمانیاں کی ہیں اس



Marfat.com

پر رو رہا ہوں، گنہگاروں کو تو رونا ہی چاہیئے۔ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ میرا درد دُکھ رونے سے ٹل جائے گا تو میں تو خون کے آنسوؤں سے روؤں اور روتا ہی جاؤں۔

امیر المومنین حضرت عمر بن عبد العزیزؒ اکثر اس شعر کو پڑھنے اور روتے رہتے ؎

وَلَا خَیْرَ فِیْ عَیْشِ امْرِءٍ لَّمْ یَکُنْ لَّهٗ مِنَ اللّٰہِ فِیْ دَارِ الْقَرَارِ نَصِیْبٌ

تَرْجَمَہ: اُس انسان کی زندگی بیکار ہے، جسے آخرت میں کوئی نعمت ملنے والی نہ ہو۔

ابو الفتح بغدادیؒ کو شونیزیہ میں ہاتف غیب کی آواز آئی ؎

کَیْفَ تَنَامُ الْعَیْنُ وَھِیَ قَرِیْرَۃٌ وَلَمْ تَدْرِ فِیْ اَیِّ الْمَحَلَّیْنِ تَنْزِلُ

تَرْجَمَہ: ان آنکھوں کو کس طرح میٹھی نیند آرہی ہے، حالانکہ ابھی یہ نہیں معلوم کہ قیامت والے دن ٹھکانہ کس جگہ ملے گا؟ اس آواز کو سنتے ہی نیند اُچاٹ ہوگئی۔

شاخ ۱۲۔ اللہ رب العالمین سے نیک اُمید رکھنے کے وجوب پر ایمان لانا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ﴿۵۷﴾ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ ایمان والے حقیقت میں وہ لوگ ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی اُمید رکھتے ہیں اور اُس کے عذاب

سے ڈرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت یقیناً مخلص لوگوں سے بالکل قریب ہے۔ دوسری جگہ فرمایا قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (۳۹/۵۳) میرے گنہگار بندوں کو خبر پہنچا دو کہ میری رحمت سے ناامید نہ ہوں، اللہ تعالےٰ سچے دل سے توبہ کرنے والے کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ وہ بڑا بخشش کرنے والا اور بڑی مہربانیوں والا ہے۔ اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ (۴/۴۸) مشرک کو اللہ تعالےٰ ہرگز نہ بخشے گا اور جسے چاہے معاف کردے۔

صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا۔ اللہ کے عذابوں اور اُس کے غضب و غصّہ اور اُس کی پکڑ دھکڑ کو ایمان دار اگر بخوبی جان لیں تو (ہیبت اور خوف کا اِس قدر غلبہ ہو جائے کہ اُس وقت) جنت میں داخل ہونے کی طمع مٹ جائے۔ اور اسی طرح اگر کفّار اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت اور اس کی مہربانی اور بندہ پروری اور نکتہ نوازی پر بخوبی نظر ڈالیں، تو اس وقت اُن کی بھی جنت سے مایوسی ٹوٹ جائے۔ حضورؐ فرماتے ہیں لَا یَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ یُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ (رواہ مسلم عن جابر رضؓ) مرتے دم تک اللہ

ارحم الراحمین سے نیک گمان اور اچھی امید رکھنی چاہیئے۔ حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "میرا بندہ میرے ساتھ جیسا خیال رکھے گا، جیسی مجھ سے اُمید رکھے گا، میں ویسا ہی اُس کے ساتھ برتاؤ برتوں گا میرا بندہ جب کبھی بھی مجھے یاد کرے تو میں اس کے ساتھ اور اُس کے پاس ہوں"۔ ابو عثمان سعید بن اسماعیلؒ فرمایا کرتے تھے "تیرا عجب حال ہو کہ، کپڑے دُھلے ہوئے ہیں مگر دل مَیلا کچیلا ہے، نجات کی اُمید رکھتا ہو مگر کام نجات کے نہیں کرتا، کیا اِتنا بھی نہیں جانتا کہ خشک جنگلوں میں کشتی نہیں چل سکتی۔

شاخ ۱۳۔ اللہ تعالےٰ عزّ وجل کی ذات پاک پر توکّل اور بھروسہ رکھنے کے وجوب پر ایمان لانا۔ ارشاد باری ہے وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (۳/۱۲۲) ایمان والوں کو صرف پروردگارِ عالم کی ذات پاک پر توکل کرنا چاہیئے۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (۳/۱۷۳) اللہ تعالیٰ کافی ہو اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۵/۲۳) اگر تم ایماندار ہو تو صرف اللہ تعالےٰ پر بھروسہ اور توکّل رکھو۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ (۶۵/۳) جو شخص اللہ تعالےٰ پر توکّل کرے، خدا اُسے کافی ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے کام کو یقیناً پورا کرے گا۔

Marfat.com

حضورؐ سے صحابۂ کرام رضؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلعم جو ستّر ہزار آدمی آپ کی امّت میں سے حساب کتاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔ اُن کے کون سے ایسے اعمال اللہ تعالےٰ کو پسند ہوں گے؟ فرمایا هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو آگ سے دغواتے نہیں، جھاڑ پھونک اور ڈورے دھاگے، ٹوہنے ٹوٹکے سے پرہیز کرتے ہیں۔ بدشگونی اور بدفالی کو کوئی چیز نہیں جانتے اور اپنے رب پر پورا پورا بھروسہ اور توکل رکھتے ہیں۔ حضرت عکاشہ رضؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! کیا میں بھی اُنہی میں سے ہوں؟ فرمایا تم بھی اُن ہی میں سے ہو۔ دوسرے کوئی صحابی بھی کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں کہ حضورؐ میرے بارے میں بھی ارشاد ہو۔ فرمایا، بس عکاشہ سبقت کر گئے، توکّل کے یہ معنی ہیں کہ کام اللہ تعؐ کو سونپ دینا اور پروردگارِ عالم کی پاک ذات پر پورا پورا بھروسہ کرنا۔ اور کام کے جو اسباب ہیں ان کو حاصل کرنا، یہ نہیں کہ اسباب بھی چھوڑ دیئے۔ چنانچہ صحیحین میں حضرت زبیر رضؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا، تم میں سے کوئی اپنی رسّی لے کر کسی پہاڑی پر جا کر لکڑیاں کاٹ کر اپنی پیٹھ پر لاد لائے، اور اُسے بیچ کر اپنا پیٹ پالے اور لوگوں سے بے پرواہ ہو جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگتا پھرے، چاہے ملے یا نہ ملے۔ اور صحیح بخاری

Marfat.com

ہیں حضرت مقدام بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہر انسان اپنے ہاتھ کے کام سے جو کھائے، اُس کھانے سے اچھا کوئی کھانا نہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام ہمیشہ اپنے ہاتھ کی مزدوری کر کے کھایا کرتے تھے۔ حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سری سقطیؒ سے سُنا وہ اُن لوگوں کو بُرا بھلا کہتے تھے، جو جامع مسجد میں باتیں کرنے کے لئے بیٹھے رہا کرتے ہیں۔ اور فرمانے گویا ان لوگوں نے خانۂ خدا کو بے دروازوں کی ایک بیٹھک بنالی ہے۔

خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضؓ فرماتے ہیں دِیْنُكَ لِمَعَادِكَ وَدِرْهَمُكَ لِمَعَاشِكَ وَلَا خَيْرَ فِي امْرِءٍ بِلَا دِرْهَمٍ دین آخرت میں کام آنے والی چیز ہے، روپیہ پیسہ دنیا سنوارنے کے لئے ہے، دنیا کی زندگی روپے پیسے بغیر روکی پھیکی رہ جاتی ہے۔ فُضیل بن عیاضؒ نے عبداللہ بن مبارکؒ سے کہا "حضرت آپ ہمیں تو زُہد اور ترکِ دُنیا اور کفایت کی تعلیم دیتے ہیں، اور آپ خود خراسان سے مال لایا کرتے ہیں اور حرم میں فروخت کرتے ہیں اور خوب تجارتیں کر رہے ہیں" ابن المبارکؒ نے جواب دیا "ابو علی میں اسے اِس لئے کرتا ہوں کہ اپنی سُرخ روئی رکھوں اور اپنی عزت بچالوں اور اپنے مال کو خدا کی فرماں برداری میں خرچ کروں، ہاں میں اِس میں ایسا مشغول اور منہمک نہیں ہوں کہ دینی کاموں

میں سستی اور غفلت واقع ہو، بلکہ شرعی امور کی طرف سبقت کرتا ہو۔
فضیلؒ نے کہا یہ بہت اچھا ہے بشرطیکہ واقعی ایسا ہی ہو۔

**شاخ ۱۴** نبی کریمؐ کی محبت کے واجب ہونے پر ایمان رکھنا حضرت انس رضؓ سے مروی ہے لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ تم میں سے کوئی مکمل ایمان والا نہیں ہوسکتا، جب تک وہ اپنے ماں باپ زن و فرزند اور دنیا کے کُل لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ رکھے۔ صحیحین کی وہ حدیث جس میں تین وصفوں کا بیان ہے۔ پہلے پوری گزر چکی ہے اُن میں سے ایک خدا اور رسول کا تمام جہان سے زیادہ محبوب ہونا ہے۔ صحیحین میں ایک اور حدیث ہے ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتا ہے کہ یا رسول اللہ قیامت کب ہے؟ آپ فرماتے ہیں کیا کچھ تیاری کر رکھی ہے؟ کہتا ہے حضرت روزے، نمازیں تو زیادہ نہیں، مگر ہاں خدا کی اور اُس کے نبیؐ کی سچی محبت سے دل پُر ہے۔ آپؐ نے فرمایا ”اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ“ جنھیں چاہتے ہو قیامت میں بھی انہی کا ساتھ ہوگا۔

**شاخ ۱۵** آنحضرت صلعم کی عزت، ادب، مرتبہ، تعظیم، بزرگی اور احترام کے واجب ہونے پر ایمان لانا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ (۹/۴۸) ہمارے نبیؐ کی عزت اور بزرگی کیا کرو۔ فرمایا فَالَّذِیْنَ

Marfat.com

مَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ (۷/۱۵۷) جو لوگ ہمارے نبی پر ایمان لائے
ور آپ کا ادب و احترام کیا اور آپ کی مدد میں لگے رہے۔ لَا تَجْعَلُوْا
دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (۲۴/۶۳) جیسے تم آپس میں
یک دوسرے کو پکارتے ہو، ہمارے نبی صلعم کو اس طرح نہ پکارا کرو یعنی
حضور کا نام یا کنیت لے کر نہ پکارو، بلکہ یا رسول اللہ، یا نبی اللہ کہہ کر
پکارا کرو۔ فرماتا ہے لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (۴۹/۱)
للہ اور اس کے رسول کے آگے نہ بڑھو۔ یعنی خلاف نہ کرو۔ لَا تَرْفَعُوْا
اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (۴۹/۲) نبی کی آواز پر اپنی آوازیں
بلند نہ کرو۔ یعنی آپ کے خلاف زبان نہ ہلاؤ۔ عزت و ادب کا درجہ محبت
کے درجے سے بڑھا ہوا ہے، اس لئے کہ کبھی محبت ہوتی ہے مگر ادب نہیں
ہوتا۔ مثلاً باپ بیٹے سے، سردار غلام سے محبت تو رکھتا ہے لیکن تعظیم نہیں کرتا

**شاخ ۱۵** انسان کا اپنے دین اسلام کو مضبوط پکڑ رکھنا، یہانتک
کہ اگر زندہ جلا دیا جائے تب بھی دین کو نہ چھوڑے۔

حضرت انس رضی کی تین صفتوں والی حدیث کو پھر غور سے پڑھیئے ایک
صفت اُس میں یہ بھی ہے کہ اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جانے سے جیتے جی
آگ میں جل جانا اُسے زیادہ پسند ہو۔

صحیح مسلم میں روایت ہو کہ ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

Marfat.com

پاس آکر کچھ سوال کرتا ہے۔ آپ اسے اس قدر بکریاں دیتے ہیں جو دو پہاڑوں کے درمیان آئیں، وہ اپنی قوم میں جا کر کہتا ہے۔ لوگو! اسلام قبول کر لو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بڑی دریا دلی سے سخاوت کرتے ہیں۔ حضور کے پاس بعض لوگ صرف دنیاوی لالچ سے آتے، مگر تھوڑی ہی دیر میں دین کی اس قدر استقامت اور مضبوطی ہو جاتی کہ انھیں دنیا و مافیہا سے دین خدا زیادہ عزیز ہو جاتا۔

شاخ ۱۷ علم حاصل کرنا۔ علم اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے اور جو کچھ خدا کی طرف سے آیا۔ اور علمِ نبوت اور وہ چیز جس سے نبی اور غیر نبی میں تمیز ہو سکے۔ اور احکام شرعی فیصلوں کا علم اور قرآن و حدیث اور قیاسِ صحیح اور اجتہاد کی معرفت جن سے احکام طلب کئے جاتے ہیں قرآن و حدیث، علم اور علماء کی فضیلت سے پُر ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (۳۵-۲۸) خدا کا ڈر علم رکھنے والوں کے دل میں ہی ہوتا ہے۔ شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ وَ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ (۳-۱۸) خدا اور فرشتے اور علم والے لوگ جو انصاف پر قائم ہیں، وہ گواہی دیتے ہیں کہ اس (اللہ تعالےٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وَ عَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ ط وَ کَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا (۴-۱۱۳) اے نبی ہم نے تمھیں وہ باتیں سکھائیں جنھیں تم نہیں جانتے تھے

تم پر اللہ تعالیٰ کا بڑا افضل ہے یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (۱۱) جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن
کو علم عطا کیا گیا ہے خدا ان کے درجے بلند کرے گا۔ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ
یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ (۹) علم والے اور بے علم ہرگز برابر نہیں
ہو سکتے اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُوْلُوا الْاَلْبَابِ (۱۹) علم وعقل والے ہی اس سے
پند ونصیحت حاصل کرتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
صحیحین میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا، اللہ تعالےٰ علم کو لوگوں
سے چھین کر نہیں اُٹھائے گا، بلکہ نیک بخت اور خدا ترس علماء کے اُٹھ جانے
سے علم اُٹھ جائے گا۔ یہاں تک کہ جب باعمل علماء نہ رہیں گے تو لوگ جاہلوں
کو سردار بنالیں گے۔ پھر دینی مسائل ان سے دریافت کئے جائیں گے۔
وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور مخلوق خدا کو بھی
گمراہ کریں گے۔ آنحضرت محمد رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں " جو شخص کسی
ایمان والے کی کوئی دنیا کی سختی اور تکلیف دور کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے
لئے قیامت کی تکلیف کو دور فرما دے گا اور جو شخص کسی تنگی والے پر آسانی
اور کشادگی کرے گا، اللہ تعالےٰ دنیا اور آخرت میں اُس پر آسانیاں کریگا
اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں
اُس کی پردہ پوشی کرے گا۔ جب تک ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی

کی امداد میں لگا رہتا ہے، اللہ تعالےٰ اس کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جو شخص علمِ دین سیکھنے کے لئے کسی راہ پر چلتا ہے اللہ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ جب کبھی کچھ لوگ اللہ تعالےٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر کلام اللہ پڑھتے ہیں اور اُسے سیکھتے سکھاتے ہیں تو اللہ تعؐ کی طرف سے اُن پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور فرشتے انھیں ڈھانپ لیتے ہیں۔ اور رحمتِ خداوندی ان پر نازل ہوتی ہے۔ اور اللہ تعؐ اُن کا ذکر اپنے فرشتوں میں کرتا ہے۔ بے علم و عمل آدمی کو اُس کا حسب و نسب خدا کے ہاں کچھ کام نہیں دیتا۔

**شاخ ۱۸** علمِ دین کی اشاعت۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ (۳/۱۸۷) علمِ دین کو پہنچاتے رہو، اس کا بیان کرتے رہو، اُسے چھپاؤ نہیں وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ (۹/۱۲۲) جب اپنی قوم کی طرف جائیں تو انھیں خداوندِ قدّوس سے ڈراتے رہا کریں۔ رسول اللہ صلعم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا ہے "جس نے مجھ سے سُنا وہ ضرور اوروں تک پہنچا دے، ممکن ہے ان میں سے کوئی اس سے بھی زیادہ یاد رکھنے والا ہو" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ اَبِیْ بَکْرؓ)

سُنَنِ ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہ رضؓ سے حدیث ہے مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهٗ اَلْجَمَهُ اللّٰهُ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جس شخص سے

قرآن و حدیث کی بات دریافت کی جائے، اور اُسے (دنیوی ڈر خوف یا لالچ سے) چھپائے، قیامت کے دن اُس کے منہ میں آگ کی لگام چڑھائی جائے گی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رح فرماتے ہیں، جو شخص اپنا علم بیان نہیں کرتا وہ بڑا گنہگار ہوتا ہے، اور جو بغیر علم کے عمل کرتا ہے اُس کا فساد اُس کی اصلاح سے بڑھ جاتا ہے۔ حضرت حارث محاسبی رح فرماتے ہیں، علم سے خدا کا خوف پیدا ہوتا ہے اور زہد کا نتیجہ راحت و آرام ہے اور معرفتِ خداوندی سے اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع حاصل ہوتا ہے۔ ابن سعد رح فرماتے ہیں۔ حدیثوں کے علم سے انسان کو درایت اور دین کی سمجھ کا علم حاصل ہوتا ہے۔ اور دینی سوچ سمجھ کے علم پر عمل کرنے سے رعایت اور میانہ روی کا علم حاصل ہوتا ہے اور جو شخص علمِ رعایت پر عمل کرے، اُسے اللہ تعالےٰ کی طرف سے راہِ حق کی ہدایت کی جاتی ہے۔ مالک رح بن دینار رح سے مروی ہے۔ جب کوئی انسان عمل کرنے کی نیت سے علمِ دین پڑھتا ہے، تو اُس کی نرمی خوش خلقی اور تواضع بڑھ جاتی ہے اور جو شخص اُسے عمل کرنے کے ارادے سے نہیں پڑھتا، وہ خود پسند اور متکبر اور سرکش بنجاتا ہے۔ معروف کرخی رح فرماتے ہیں، اللہ تعالےٰ کا جس بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ ہوتا ہے اُس کو عمل کی توفیق دیتا ہے، اور بے جا لڑائی جھگڑے کا دروازہ اس پر بند کر دیتا ہے، اور جس بندے کے ساتھ اِس کے خلاف ارادہ ہوتا

Marfat.com

ہے، وہ بکواسی اور لمبی چوڑی ڈینگیں تو ضرور مارتا ہے۔ لیکن نیک اعمال کا دروازہ اُس پر بند ہو جاتا ہے۔

حضرت ابوبکر وراق رح فرماتے ہیں جو عالم زہد و پرہیزگاری اور دین کی سمجھ بوجھ سے کورا ہو، وہ زندیق اور بیدین ہے، اور جو شخص بظاہر زاہد اور دُنیا کا تارک بنا ہوا ہو، لیکن دینی علم اور دینی سمجھ سے کورا ہو وہ بدعتی ہے اور جو شخص سمجھ بوجھ تو رکھتا ہو مگر پرہیزگاری اور دینداری سے کورا ہو، وہ فاسق ہے۔ اور جو شخص تمام دینی اُمور میں مہارت رکھتا ہو، اور پھر عمل اور دینداری، زہد و اتقا بھی ہو، اُس نے نجات پالی۔ حسن بصری رح کے پاس سے ایک شخص گزرتا ہے، لوگ کہتے ہیں کہ یہ فقیہہ ہے۔ آپ نے فرمایا "یہ جانتے ہو فقیہہ کسے کہتے ہیں؟ اِنَّمَا الْفَقِیْهُ الْعَالِمُ فِیْ دِیْنِهٖ۔ اَلزَّاهِدُ فِیْ دُنْیَاهُ اَلْقَائِمُ عَلٰی عِبَادَةِ رَبِّهٖ فقیہہ وہ ہے جو دین کا عالم ہو، دنیا کا زاہد ہو، اپنے رب کا عابد ہو۔"

مالک بن دینار رح فرماتے ہیں کہ میں نے توراۃ میں پڑھا ہے "عالم جو بے عمل ہو، اُس کی نصیحتیں اور وعظ دل سے ایسا پھسل جاتا ہے، جیسے پتھر کی چٹان سے بارش کے قطرات" ابوبکر بن ابوداؤد رح فرماتے ہیں کہ "اُچھو کا علاج پانی پینا ہے، لیکن جسے پانی سے اُچھو ہو جاتا ہو، اس کا کیا علاج کیا جائے؟"

حضرت ابو عثمان حیری زاہدی رح کا قول ہے

وَغَیْرُ تَقِیٍّ یَأْمُرُ النَّاسَ بِالتُّقیٰ طَبِیْبٌ یُدَاوِیْ وَالطَّبِیْبُ مَرِیْضٌ

(جس کے دل میں خدا کا ڈر نہ ہو، اور وہ لوگوں کو خدا سے ڈرنے کو کہے اُس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی طبیب خود تو بیمار رہو اور بیمار دل کو دوائیں دیتا ہو) اللہ تعالٰے ہمیں علم وعمل کی توفیق دے اور ہمیں اپنے فضل وکرم سے ذلت وخواری اور فضول لالچ وطمع سے بچائے آمین۔

شاخ ۱۹ قرآن مجید کی عزت وتعظیم (اُس کو سیکھنے اور سکھانے سے اس کے احکام اور اس کی حدوں کی حفاظت کرنے سے، اُس کے حلال و حرام کے پہچاننے سے، اس کے اہل اور اُس کے حافظوں کی توقیر کرنے سے) کرنا اور اس کا سمجھنا انسان کو اپنے کرتوت پر نادم کرکے وعدے اور وعید یاد دلا کر رلا دیتا ہے، اللہ تعالٰے فرماتا ہے لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ﴿۵۹/۲۱﴾ اگر ہم اِس کلام پاک کو کسی بہت بڑے پہاڑ پر نازل فرماتے تو تم دیکھ لیتے کہ وہ خوفِ خداوندی سے پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔

فرماتا ہے اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ ○ فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ○ لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾ یہ قرآن بزرگی اور کرامت والا ہے۔ جو محفوظ کتاب میں ہے، جسے پاکیزہ لوگوں کے ہی ہاتھ لگتے ہیں، یہ پروردگارِ عالم کی جانب

تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

سے اُترا ہے۔ دوسری جگہ فرماتا ہے وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا ؕ اور اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا کہ اس (کی تاثیر) سے پہاڑ چل پڑتے، یا زمین پھٹ جاتی یا مُردوں سے کلام کر سکتے (تو یہی قرآن ان اوصاف سے متصف ہوتا مگر) بات یہ ہے کہ یہ سب باتیں خدا کے اختیار میں ہیں۔

صحیح بخاری میں ہے حضرت عثمان بن عفّان رضؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”تم سب میں افضل و بہتر شخص وہ ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھائے“ فرماتے ہیں قرآن کی نگہبانی کرو، اس سے غفلت نہ برتو، اُس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اونٹ جس کی رسّی کھُل جائے اس سے زیادہ جلد تر یہ قرآنِ کریم بے پرواہی کرنے سے دور ہو جاتا ہے (صحیحین عن ابی موسیٰ اشعری رضؓ) ارشاد ہوتا ہے ”رشک دو شخصوں پر کرنا چاہیئے، ایک وہ جسے خدا نے قرآن جیسی کتاب دی، اُس نے اُسے سیکھا سمجھا اور یاد کیا اور پھر دن رات اُس پر قائم ہے (نمازوں میں پڑھتا ہے عمل بھی کرتا ہے) اور دُوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ بزرگ و برتر نے مال دیا اور پھر وہ دن رات سخاوت اور صدقہ وخیرات کرتا رہتا ہے“ (متفق علیہ عن ابن عمر رضؓ)

صحیح مسلم میں حضرت عمر فاروق رضؓ سے یہ حدیث مروی ہے کہ کتاب اللہ

کو سیکھنے سکھانے، پڑھنے پڑھانے اور عمل کرنے کی وجہ سے اللہ تعالےٰ بعض لوگوں کو بلند کرے گا اور بعض کو اُن کی بے پرواہی کے باعث پست و ذلیل کرے گا۔

شاخ ۲۰ طہارت، یعنی پاکیزگی اختیار کرنا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَ اَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ (سورۂ مائدہ آیت ۶) جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کیا کرو تو منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولیا کرو۔ صحیح مسلم میں ابو مالک اشعری رضؓ سے حدیث مروی ہے کہ، پاکیزگی آدھا ایمان ہے، اور خدا کی تعریفیں کرنا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا نیکی کی ترازو کو بھر دیتا ہے۔ اور سُبْحَانَ اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنے کے ثواب سے آسمان و زمین بھر جاتے ہیں۔ نماز نور ہے اور صدقہ دلیلِ نجات ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآنِ کریم یا تو تیرے لئے سفارش کرے گا (بشرطیکہ عمل و عقیدہ اس کے مطابق ہے) ورنہ تیری شکایت کرے گا۔ لوگ صبح ہی کو سودا کرلیتے ہیں، کوئی اپنے نفس کو آزاد کرالیتا ہے، کوئی ہلاک۔ حضورؐ کا ارشاد ہے بغیر وضو کی نماز اور مالِ حرام کی خیرات اللہ تعالےٰ قبول نہیں فرماتا، (صحیح مسلم)۔ حضرت ثوبان رضؓ سے ایک حسن حدیث مروی ہے "لوگو ٹھیک ٹھاک رہو اور سمجھ رکھو کہ تم کبھی بھی احاطہ نہیں کرسکتے، جان لو کہ تمہارے تمام اعمال میں بہترین عمل نماز ہے۔ یاد رکھو وضو کی حفاظت صرف ایماندار

ہی کر سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وضو، آدھا ایمان ہے۔ اِس حدیث کی شرح میں حلیمیؒ نے یحییٰ بن آدمؒ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کو ایمان کہا ہے، فرماتا ہے وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَکُمْ (۲/۱۴۳) اور اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا۔ یعنی تم نے جو نمازیں بیت المقدس کی طرف پڑھی ہیں وہ ضائع نہیں ہوں گی۔ اِس آیت سے ثابت ہوا کہ نماز ایمان ہے اور حدیث سے ثابت ہے کہ وضو بغیر نماز نہیں ہوتی۔ تو وضو اور نماز دونوں مِل کر ایک چیز یعنی ایمان ٹھہری۔ اور ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کا آدھا حصّہ ہوا۔ نتیجہ یہ ہے کہ وضو آدھا ایمان ہے اور نماز آدھا ایمان ہے اور دونوں مل کر پورا ایمان ہوا۔

## شاخ ۲۱ پانچوں وقت کی نماز کو بہ پابندیِ ارکان وشروط ووقت

اَدا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَکُمْ (۲/۱۴۳) اور اللہ تعالیٰ تمہارا ایمان ضائع نہیں کرے گا۔ اِس آیت میں ایمان سے مراد نماز ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ (۲/۴۳) نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ یہ بھی فرمان ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (۴/۱۰۳) نماز کا ایمانداروں پر وقت مقررہ پر اَدا کرنا فرض ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ

Marfat.com

نے فرمایا " انسان کے اور کفر و شرک کے درمیان فرق صرف نماز ہی کا ہے"
صحیحین میں ہے کہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے
رسول اللہ صلعم سے دریافت کیا کہ حضورؐ سب سے زیادہ محبوب عمل اللہ کو
کونسا ہے؟ فرمایا "نماز کو وقت پر اَدا کرنا" میں نے کہا، اِس کے بعد؟
فرمایا "ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنا" میں نے کہا، اس کے بعد؟ فرمایا
اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پھر میں نے سوال موقوف کیا اگر میں اور پوچھتا
تو حضورؐ مجھے اور بھی بتاتے۔ بخاری و مسلم میں ابن عمرؓ سے جو حدیث
مروی ہے اس میں ہے کہ اکیلے کی نماز سے جماعت کی نماز ستّائیس درجہ
ثواب میں زیادہ ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت عثمان رضؓ سے حدیث مروی ہے
کہ جو مسلمان فرض نماز کے وقت اچھی طرح وضو کرکے اچھے خشوع و خضوع
اور اچھے رکوع و سجود سے نماز ادا کرے تو اس کے تمام اگلے گناہ معاف
ہو جاتے ہیں، جب تک کبیرہ گناہ سے بچا رہے۔ تمام عمر یہی ثواب ملتا رہتا
ہے۔ امام بیہقی رحؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ پر ایمان لانے کے بعد کفر کو دور
کرنے میں اور ایمان میں اعلیٰ مرتبہ رکھنے میں کوئی عبادت نماز سے افضل
نہیں۔ رسول اللہ صلعم نے نماز کے چھوڑ دینے کو کفر فرمایا ہے۔

**شاخ ۲۲ زکوٰۃ کی ادائیگی۔** اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَمَآ اُمِرُوْٓا
اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ

Marfat.com

وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ﴿۹۸/۵﴾ لوگوں کو صرف یہی حکم کیا گیا تھا کہ خلوص کے ساتھ صرف اللہ تعالےٰ ہی کی عبادت کرتے رہیں اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہا کریں، سچا اور حقیقی دین یہی ہے۔ دوسری جگہ فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۹/۳۵﴾ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انھیں دردناک عذاب کی خبر سنا دو۔ جس دن وہ مال جہنّم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں اُس سے داغی جائیں گی اور کہا جائے گا کہ یہی وہ مال ہے جسے تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا آج اس خزانہ کا مزہ چکھو۔

قرآن پاک کا فرمان ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ط بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ط سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط ﴿۳/۱۸۰﴾ جو لوگ اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی نعمت میں بخل کرتے ہیں وہ اسے اچھا نہ سمجھیں، حقیقتاً یہ ان کے لئے بُرا ہے۔ اِس بخل کی وجہ سے قیامت کے دن اس مال کا طوق ان کی گردنوں میں ڈالا جائے گا۔

صحیحین میں حضرت ابن عبّاس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

جب حضرت معاذ رضہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ تم اہلِ کتاب کے پاس جا رہے ہو، انھیں توحید کی طرف بلاؤ، جب وہ اُسے مان لیں تو انھیں سکھاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر ہر دن رات میں پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے، جب وہ اُسے بھی مان لیں تو انھیں سمجھاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے مال میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو اُن کے مال داروں سے لی جائے گی اور ان کے فقیروں کو دیدی جائے گی جب وہ اِسے بھی مان لیں تو خبردار اُن کے عمدہ مال زکوٰۃ میں نہ لینا اور ہمیشہ مظلوم کی بد دعا سے بچتے رہنا، اِس لئے کہ اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضہ سے صحیح بخاری شریف میں حدیث مروی ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے اور وہ اُس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کا مال قیامت کے دن گنجا سانپ بنایا جائے گا، جس کے ماتھے پر دو نقطے ہوں گے وہ اُس کے گلے میں طوق کی طرح لپٹ جائے گا اور اُس کی باچھوں پر کاٹیگا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے قرآن پاک کی آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ الخ تلاوت فرمائی۔

شاخ ۲۳ روزہ رکھنا۔ فرمانِ خداوندی ہے کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ (۲-۱۸۳) جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پر روزے فرض تھے، تم پر بھی روزے فرض کئے گئے ہیں۔ عبداللہ بن عمر رضہ سے صحیحین میں حدیث مروی ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اللہ

کے ایک ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کی گواہی دینا۔ نماز کو قائم رکھنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔ بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے ایک حدیث مروی ہے کہ ابن آدم کے عمل پر ایک نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے، سات سَو گنے تک بڑھ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزے دار صرف میرے لئے اپنا کھانا پینا اور شہوت چھوڑتا ہے۔ روزے دار کی خوشی کے دو وقت ہیں۔ ایک روزہ افطار کرنے کا وقت۔ دوسرا اپنے رب سے ملنے کا وقت۔ روزے دار کے مُنہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہے روزہ ڈھال ہے۔

شاخ ۲۴ اعتکاف کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿۲:۱۲۵﴾ ہم نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ سے عہد لیا کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع وسجدہ کرنے والوں کے لئے پاک وصاف رکھو۔ صحیحین میں حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رمضان کے آخری عشرے میں ہمیشہ اعتکاف کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی (انتقال

فرمایا) پھر آپ کے بعد آپ کی بیویوں نے اعتکاف کیا۔ اور آپ کا فرمان ہے کہ تھوڑی سی دیر کے اعتکاف کا ثواب غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

**شاخ ۲۵** حج کرنا۔ قرآن کریم میں ہے وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا (۳-۹۷) استطاعت رکھنے والوں پر اللہ کے گھر کا حج کرنا فرض ہے۔ یہ بھی فرمان ہے وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ (۲۲-۲۷) اور لوگوں میں حج کے لئے منادی کرو کہ تمہاری طرف پیدل اور دُبلے دُبلے اونٹوں پر جو دُور دراز رستوں سے چلے آتے ہوں (سوار ہوکر) چلے آئیں۔ اور فرمایا وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ (۲-۱۹۶) اور اللہ تعالٰے کے لئے حج اور عمرے کو پورا کرو۔

صحیحین میں ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اللہ تعالٰی کے ایک ہونے اور محمد صلعم کے بندے اور رسول ہونے کی گواہی دینا، نماز کو قائم رکھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔ صحیح مسلم میں حضرت عمرؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم حضورؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے آکر پوچھا کہ، حضورؐ اسلام کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا۔ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں، اور نمازوں کو قائم رکھنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور عمرہ کرنا، اور جنابت سے غسل کرنا اور پورا وضو کرنا

Marfat.com

اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اس نے پوچھا اگر میں یہ سب کروں تو مسلمان ہو جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں! اس نے کہا، آپ سچے ہیں۔ پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی۔ ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کو کوئی بیماری یا ظاہری حاجت یا ظالم حاکم نہ روکے اور پھر بھی وہ حج نہ کرے تو اگر چاہے یہودی ہو کر مرے اور اگر چاہے نصرانی ہو کر (یعنی وہ یا تو یہودی کی موت مرا یا نصرانی کی)۔

**شاخ ۲۶** جہاد کرنا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ (۲۲/۷۸) اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا اس کی راہ میں جہاد کرنے کا حق ہے۔ اور فرمایا يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ (۵/۵۴) (مسلمان) اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔ اور فرمایا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً (۹/۱۲۳) جو کفار تم سے قریب ہیں ان سے جہاد کرو اور وہ تم میں سختی محسوس کریں۔ اور فرمایا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ (۸/۶۵) اے نبی صلعم مومنوں کو جہاد پر آمادہ کرو (انھیں رغبت دلاؤ)۔

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ سے دریافت کیا گیا کہ، کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ و رسولؐ پر

Marfat.com

شاخ ۲۸ دشمن سے لڑائی کے وقت ثابت قدمی دکھانا اور پیٹھ پھیر کر نہ بھاگنا۔ فرمانِ خداوندی ہے وَإِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا (۸/۴۵) جب دشمن کی جماعت سے لڑائی ہو تو ثابت قدمی اور الوالعزمی دکھاؤ۔ فرمایا ہے إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ۝ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (۸/۱۶) جب کفار سے لڑائی ہو تو منہ نہ موڑو۔ اور جو شخص پیٹھ موڑے گا اُس پر غضب خداوندی نازل ہوگا اور اُس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت بُری جگہ ہے، لیکن جو شخص لڑائی کے کرتب کے طور پر یا اپنی بڑی جماعت سے ملنے کے لئے پیٹھ پھیرے، وہ اِس حکم میں نہیں۔ اور فرمایا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ (۸/۶۵) اے نبی صلعم ایمان داروں کو جہاد کی رغبت دلاؤ! تم میں سے بیس[۲] صبر کرنیوالے دو[۲] سو پر غالب آجائیں گے۔

صحیح بخاری میں حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دشمن سے ملاقات کی آرزو نہ کرو، اور جب مل جاؤ تو ثابت قدم رہو، اور جان لو کہ جنّت تلواروں کے سایے میں ہے۔

اور غنیمت کے مال میں سے پانچواں حصّہ اَدا کرنا۔ اور میں تمھیں منع کرتا ہوں سبز لاکھی ٹھلیا اور خشک کدو کے تونبے اور بانس کے تنے کے برتن اور رال والی ٹھلیا میں نبیذ بنانے سے۔ ان باتوں کو یاد رکھو اور اپنے بعد والوں کو یہ حدیث پہنچا دو۔

شاخ نمبر ۳۰ غلام آزاد کرنا۔ اور اس میں خدا کا قرب اور اُس کی خوشی طلب کرنا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ نہیں گیا گھاٹی میں اور تم کیا سمجھتے ہو کیا ہے گھاٹی؟ غلام کا آزاد کرنا۔

بخاری و مُسلم میں حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ جو شخص غلام آزاد کرتا ہے اللہ تعؐ اُس کے ہر جوڑ کے بدلے اس کا ہر جوڑ جہنم کی آگ سے آزاد کر دیتا ہے یہاں تک کہ شرمگاہ کو شرمگاہ کے بدلے۔

شاخ نمبر ۳۱ کفّارہ اَدا کرنا، جو کسی خاص گناہ پر واجب ہوا ہو، کتاب و سنّت سے چار کفّارے ثابت ہیں (۱) قتل کا کفّارہ (۲) ظہار یعنی اپنی بیوی کو ماں کہہ دینے کا کفّارہ (۳) قسم کا کفّارہ (۴) ماہِ رمضان میں روزے کی حالت میں دن کے وقت اپنی بیوی کے ساتھ مجامعت کرنے کا کفّارہ۔

Marfat.com

کفارے کے قریب ہی فدیہ ہے اس لئے کہ وہ یا تو کسی گزشتہ گناہ کی بنا پر واجب ہوتا ہے یا اس سے مُراد تقرب خداوندی ہوتا ہے۔ کسی امر کے بعد خواہ وہ گناہ ہو، یا دیگر امر۔

شاخ ۳۲۔ نذر اور وعدے پورے کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ (۵/۱) عہد و پیمان پورے کرو، حضرت عبداللہ بن عباسؓ اسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں، یعنی حلال و حرام فرض اور جو احکام خداوندی ہیں انھیں بجالاؤ۔ دوسری جگہ ارشاد ہے یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ (۷۶/۷) مسلمان اپنی نذر پوری کیا کرتے ہیں۔ فرماتا ہے وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَھُمْ (۲۲/۲۹) اپنی نذریں پوری کرنی چاہئیں۔ ارشاد ہوتا ہے وَاَوْفُوْا بِعَھْدِ اللّٰہِ اِذَا عَاھَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا الخ (۱۶/۹۱) اور جب خدا سے وعدہ کرو تو پورا کرو اور قسمیں مضبوط کرکے نہ توڑا کرو۔

صحیح بخاری میں بروایت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ مروی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر بدعہد کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا اور بہ آوازِ بلند کہا جائے گا، یہ فلاں شخص کی بدعہدی اور وعدہ شکنی ہے

بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا، چار عادتیں جس میں ہوں وہ پورا منافق ہے اور جس میں

Marfat.com

ان میں سے ایک ہو اس میں بھی ایک خصلت نفاق کی ہی ہے، جب تک اُسے نہ چھوڑے (۱) جب بات کرے جھوٹ بولے (۲) جب عہد کرے توڑ دے (۳) جب وعدہ کرے خلاف کرے (۴) جب جھگڑا کرے گالیاں بکے۔

صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عامر جہنی رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا، سب سے زیادہ پوری کئے جانے کی مستحق وہ شرطیں ہیں جن سے تم شرمگاہیں حلال کرو (یعنی نکاح کے وقت کی شرطیں)

## شاخ ۳۳۔ اللہ عزّوجل کی نعمتیں گِننا اور اُس کا شکر ادا کرنا۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ (۲۷/۹۳) اور کہو کہ اللہ کا شکر ہے۔ فرمان ہے وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا (۱۴/۳۴) اور اگر تم اللہ کی نعمتیں شمار کرنی چاہو تو شمار بھی نہیں کر سکتے۔ فرماتا ہے وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ اپنے رب کی نعمتیں بیان کرو۔ ارشاد ہے فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ (۲/۱۵۲) مجھے یاد کرو میں بھی تمھیں یاد کروں گا۔ میرا شکر کرتے رہا کرو ناشکری نہ کرو۔

صحیح بخاری میں حضرت اُبیؓ رضؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلعم آرام فرمانے کے لئے بستر پر تشریف لے جاتے تو کروٹ رکھتے ہی فرماتے بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی یعنی خدایا تیرے پاک نام کی برکت سے میری موت وزیست وابستہ ہے، اور جب جاگتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانِیْ

Marfat.com

بَعْدَ مَا اَمَاتَنِیْ وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔ یعنی خدا کا شکر ہے، جس نے ہمیں مار ڈالنے کے بعد زندہ کر دیا، ہمیں تو اسی کی طرف اُٹھ کھڑا ہونا ہے۔

حضرت صُہیبؓ سے صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں، مومن کو عجب لطف حاصل ہے کہ ہر حالت میں اس کے لئے نیکی اور بھلائی ہی ہے۔ مومن کے سوا کسی کو یہ نعمت حاصل نہیں، اُسے اگر راحت و آرام ملا اور اُس نے شکر کیا تو یہ بھی اس کے حق میں بھلائی ہے اور اگر رنج و تکلیف پہنچی اور اس پر صبر کیا تو بھی اس کے حق میں بھلائی۔

قاضی ابو الحسن کندی رح فرماتے ہیں ؎

اِذَا کُنْتَ فِیْ نِعْمَۃٍ فَارْعَھَا     فَاِنَّ الْمَعَاصِیْ تُزِیْلُ النِّعَمِ

ترجمہ:۔ اللہ کی نعمتوں کی قدر کرو اور بدمست ہو کر نافرمانیوں پر نہ لگ جاؤ ورنہ معصیتِ خداوندی کی وجہ سے نعمت چھن جاتی ہے؛ حضرت براء رضؓ یا کسی اور شخص کا قول ہے۔ شکر خود نعمت ہے اور نعمتوں پر شکر بجالانا یہ بھی نعمت ہے۔ نعمتوں کا سلسلہ ہرگز ختم نہیں ہو سکتا۔ امام شافعی رح نے کتاب الرسالۃ کے خطبہ میں لکھا ہے۔ اللہ ہی تمام تعریفوں کا مستحق ہے اس کی نعمتوں میں سے جس نعمت کا ہم شکریہ ادا کریں، وہ ہمارا شکریہ بجالانا بھی اس کی ایک نعمت ہے۔ محمود ورّاق رح فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی نعمت پر شکر بجالانا بھی نعمت ہے اور اس نعمت پر بھی شکر واجب ہے

اس مالکُ الملک کے فضل کے بغیر صحیح شکریہ ایک بھی نہیں ادا ہوسکتا اگرچہ زندگی کتنی ہی دراز کیوں نہ ہو، کبھی راحت و سرور میسّر ہوتا ہے اور باچھیں کھُل جاتی ہیں. کبھی تھوڑی سی تکلیف اور سختی پہنچ گئی تو بڑے بڑے اجر ملتے ہیں، غرض راحت و رنج دونوں حالتوں میں اللہ تعالےٰ کا احسان ہے. علماء و صلحاء کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت پر شکر کرنا بھی نعمت ہے، جس پر شکر واجب ہوتا ہے. ہم کو اپنی تقصیر کے اقرار کر لینے کے سوا کچھ نہیں بن پڑتا. بس اگر عذر ہے تو یہی عذر ہے کہ، عذر نہیں.

**شاخ ۳۴** زبان کی حفاظت کرنا، اور بلا اجازتِ شرع اسے نہ ہلانا. مثلاً جھوٹ، غیبت، چغلی، فحش وغیرہ سے بچنا. قرآن و حدیث میں ان باتوں کی برائیاں ظاہر کر دی گئی ہیں، جیسے وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ (۳۳/۳۵) ایمان کی ایک صفت سچ بولنا ہے اِتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (۹/۱۱۹) اللہ سے ڈرو اور سچوں کا ساتھ دو وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ (۱۷/۳۶) جس چیز کو تم نہ جانتے ہو، اس میں لب نہ ہلاؤ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَذَبَ عَلَی اللّٰہِ وَکَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَہٗ (۳۹) وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ (۳۹/۳۳) اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو شخص خدا پر جھوٹ باندھے اور سچ کو جھٹلائے، وہ بڑا ہی ظالم ہے اور جو سچ لے کر آیا،

اور جس نے اُسے سچا مانا وہی پرہیزگار اور دیندار ہے اِنَّ الَّذِیۡنَ یَفۡتَرُوۡنَ
عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ لَا یُفۡلِحُوۡنَ (۱۰/۶۸) مَتَاعٌ فِی الدُّنۡیَا (۱۰/۶۹) جو لوگ خدا پر
جھوٹ باندھیں انھیں نجات نہیں۔ یہ اور بات ہے کہ دنیا میں ان کا کچھ کام
چل پڑے۔ رسولِ مقبول فرماتے ہیں۔ سچائی انسان کو نیکی تک پہنچاتی ہے اور
نیکی جنت تک۔ سچا انسان خدا کے ہاں صدیقوں میں لکھا جاتا ہے اور جھوٹ
انسان کو بدکاری تک پہنچاتا ہے اور پھر فسق و فجور جہنم تک پہنچا کر رہتا ہے،
جھوٹا آدمی خداوندی فہرست میں کذاب لکھا جاتا ہے (بخاری و مسلم۔ عن
عبداللہ بن مسعودؓ) ارشاد ہے، جو شخص اپنی زبان اور شرم گاہ کو خلافِ شرع
اُمور سے بچانے کا ضامن بن جائے، میں اُسے جنت میں لے جانے کا ضامن
ہوں۔ (رواہ مسلم عن سہل بن سعدؓ) فرماتے ہیں۔ ایمان والا یا تو بھلائی کرے
یا چپ رہے۔ (مسلم)

**شاخ ۳۵** امانتوں کا ادا کرنا۔ ارشاد خداوندی ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ
اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَہۡلِہَا (۴/۵۸) اللہ تعالےٰ تم مسلمانوں کو حکم کرتا ہے
کہ امانتیں ادا کرتے رہو فَلۡیُؤَدِّ الَّذِی اؤۡتُمِنَ اَمَانَتَہٗ (۲/۲۸۳) جسے امانت
دیجائے وہ ادا کرے (خیانت سے بچے) حضرت ابوہریرہ رضؓ سے حدیث
مروی ہے کہ جو تیرے ساتھ امانت داری برتے، تو اس کے ساتھ اور جو نہ
برتے اس کے ساتھ بھی امانت داری کا سلوک کر۔

Marfat.com

صحیحین میں حدیث ہے بات کرتے ہوئے جھوٹ بولنے اور وعدہ کر کے خلاف کرنے اور امانت میں خیانت کرنے کی جس کی عادت ہو وہ منافق ہے۔ اگرچہ نمازی اور روزے دار ہو اور اگرچہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو۔

**شاخ ۳۶** کسی کو قتل کرنے اور اُسے دُکھ درد پہنچانے سے بچنا، ارشادِ خداوندی ہے وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ (۴/۹۳) ایمان والے کو جو شخص جان بوجھ کر مار ڈالے، وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا، اور خدا تعالیٰ ہر وقت اس پر غضب ناک رہے گا۔ حدیث میں ہے، مسلمان کو مار ڈالنا کفر ہے اور اُسے بُرا بھلا کہنا فسق اور بُرا کام ہے۔ (بخاری و مسلم) فرمایا ہے سب سے پہلے آخرت کے دن خون کا فیصلہ ہو گا (بخاری) مسلمان کا دین ہر وقت بڑھتا رہتا ہے جب تک خونِ ناحق نہ کرے (بخاری و مسلم)

**شاخ ۳۷** زناکاری سے بچنا۔ قرآن شریف میں ہے وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ (۲۴/۳۱) عورتیں اپنے آپ کو بدکاری سے بچائیں۔ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ (۲۳/۵) مسلمان وہ ہیں جو بدکاری سے بچتے ہیں وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا (۱۷/۳۲) اور زناکاری کے قریب بھی نہ جاؤ یہ نہایت بے حیائی ہے اور بُری راہ ہے، حدیث شریف میں ہے کہ زانی زناکاری کے وقت مومن نہیں رہتا (بخاری و مسلم عن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

شاخ ۳۸ بیجا اور ناحق کے اور حرام مالوں سے ہاتھوں کو روک رکھنا۔ چوری ڈکیتی رشوت وغیرہ، غرض شریعت کے خلاف کسی کے مال کو نہ چھونا۔ ارشادِ خداوندی ہے وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (۲/۸۸) ایک دوسرے کا مال ناحق مت کھاؤ۔ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ (۴/۱۶۰) (یہودیوں کے) ظلم کی وجہ سے ہم نے اُن پر پاکیزہ اور حلال چیزیں بھی حرام کردیں، ان کے ظلم میں سے ایک ظلم یہ بھی تھا کہ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ (۴/۱۶۱) وہ لوگوں کا مال ظلم کے ساتھ کھا جاتے تھے وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ (۸۳/۱) کم تولنے والوں پر بربادی ہے، وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ (۱۷/۳۶) جب کوئی چیز ناپ کردو تو پوری دو اور جب تول کردو تو کم نہ تولو۔

رسول اللہ ﷺ نے منیٰ کے خطبہ میں فرمایا لوگو! تمھارے خون، مال اور عزتیں آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ (صحیحین عن الصدیق رض)

شاخ ۳۹ کھانے پینے میں حلال و حرام کی تمیز کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ الخ (۵/۳) یعنی مسلمانو! مردار جانور جو اپنی موت آپ مرا ہو اور خون جو ذبح کرنے وقت بہا ہو اور سور کا گوشت اور جو چیز اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور بزرگ کے نام کردی جائے اور جس جانور کا گلا گھونٹ کر مارا جائے اور جسے لکڑیاں مار مار کر مارا جائے، اور

Marfat.com

جو کہیں سے گر کر مر جائے اور جو جانور آپس کی لڑائی میں کسی دوسرے کے سینگ وغیرہ سے ہلاک ہو جائے اور جس جانور کو کوئی درندہ مار ڈالے اور جو تھان قبروں، زیارت گاہوں اور خانقاہوں وغیرہ پر ذبح کئے جائیں وہ سب حرام ہیں، اسی کے ہم معنی یہ آیت بھی ہے قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْمَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ الخ (۶/۱۴۵) اور جگہ فرمان ہے اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (۵/۹۰) شراب اور جوا. تھان اور فال کے تیر ناپاک کام اور شیطانی فعل ہیں، مسلمانو! ان سے بچو! ان سے بچنے ہی میں نجات ہے وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ (۲/۲۱۹) تم سے لوگ دریافت کرتے ہیں، شراب اور جُوے کے بارے میں، تم کہدو! اِن دونوں میں لوگوں کے لئے بڑا بھاری گناہ ہے اور نفع بھی ہے لیکن ان کا گناہ اور ضرر نفع سے بہت بڑا اور بھاری ہے. اس آیت سے ثابت ہوا کہ اس میں اثم اور گناہ ہے اور دوسری آیت سے ثابت ہے کہ اثم اور گناہ سب حرام ہے. چنانچہ قرآن مجید بتاتا ہے قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ (۷/۳۳) میرے رب نے چھپی کھلی ہر طرح کی بدکاری بےحیائی بُرائی اور گناہ اور سرکشی اور زیادتی حرام کر دی ہے اور بعض لوگوں سے یہ بھی مروی ہے کہ شراب کو لغتِ عرب میں اِثْم کہتے ہیں، چنانچہ کلام عرب میں ہے۔

Marfat.com

وَشَرِبْتُ الْاِثْمَ حَتّٰی ضَلَّ عَقْلِیْ كَذَاكَ الْاِثْمُ يَذْهَبُ بِالْعُقُوْلِ

یعنی میں نے اثم یعنی شراب پی لی، جس سے میری عقل جاتی رہی. سچ ہے گناہ (یا شراب) انسانی عقل کو کھو دیتا ہے. صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ؐ سے پوچھا گیا کہ شہد کی شراب کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا. جس پینے کی چیز میں نشہ ہو وہ حرام ہے. صحیح مسلم میں ابن عمرؓ سے بھی اسی کے قریب قریب مروی ہے. ایک اور حدیث میں ہے جو نشہ کی چیز پیئے گا، اُس پر جنت کی شراب حرام ہے. (بخاری و مسلم)

معراج والی رات حضورؐ کے سامنے دو پیالے پیش کئے گئے، ایک دودھ کا دوسرا شراب کا. آپ نے دودھ لے لیا. جبرئیلؑ نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے جس نے آپ کو اصل اسلام کی توفیق دی.. اگر آپ شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کی امت بہک جاتی. (بخاری و مسلم عن ابی ہریرہؓ) ایک اور حدیث میں ہے کہ شرابی شراب پینے کے وقت مومن نہیں رہتا. (متفق علیہ) حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں، لوگ عقل جیسی محبوب تر چیز کو نشہ پی کر برباد کر دیتے ہیں. ایک شخص سے کہا گیا، تم شراب نہ پیو اُس نے جواب دیا میں اپنی ٹھیک اور صحیح عقل سے بھی رضا مند نہیں ہوں، پھر میں اُسے کیوں بگاڑوں گا. حکم بن ہشام نے اپنے صاحبزادے سے

Marfat.com

کہا بچے! شراب ہرگز نہ پینا، وہ تیری باچھوں میں قے ہی اور تیرے پیچھے تیز حربہ ہے اور تیری پیٹھ پر حد ہے تو بچوں کا کھلونا ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کا مجرم اور قیدی بن جائے گا۔ ایک حکیم نے اپنے لڑکے سے کہا، تم شراب کیوں پیتے ہو؟ جواب دیا، ہاضمہ کے لئے، حکیم نے کہا شراب کھانے کو ہضم کرنے سے پہلے تیرے دین کو ہضم کر لیتی ہے۔ عبد اللہ بن ادریسؒ کے شعر ہیں ہی۔ جس چیز کو زیادہ پینے سے نشہ آئے، اس کا تھوڑا سا پینا بھی حرام ہے وہ کھجور کے شیرے سے بنی ہو یا انگور کے شیرے سے، میں تو تمھیں اس کے نقصانوں سے خبردار کر رہا ہوں۔

ابن ابی الدنیاؒ فرماتے ہیں، شراب پر شراب پینی مال و زر کے ساتھ، دین و ایمان کی بربادی ہے۔ حسین بن عبد الرحمٰنؒ کا قول ہی تمام لوگ اپنی عزتوں کے حامی ہیں مگر شرابیوں کی تو عزت و آبرو ہی ہی نہیں۔ سامنے اگرچہ سینکڑوں دفعہ سلام کریں اور آؤ بھگت کریں، لیکن پیٹھ پیچھے برائیاں کرنے میں یکتا ہیں۔ دورِ شراب کے وقت اگرچہ بھائی بھائی بنے ہوئے ہوں، لیکن حقیقتاً ہر ایک بد اصل اور بد انجام ہی میں ان کا یہ وصف جہالت سے بیان نہیں کرتا، بلکہ میں ان فاسقوں کو بخوبی جانتا ہوں۔ صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ لوگو! خداوندِ عالم پاک ہی اور وہ پاکیزہ مال

Marfat.com

کو قبول فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عام مسلمانوں کو اور اپنے نبیوں کو ایک ہی حکم دیا ہے، فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (۲۳/۵۱) اے رسولو! پاکیزہ اور طیب خوراکیں کھاؤ اور نیک عمل کرتے رہو، میں تمہارے کاموں کو بخوبی جانتا ہوں؛ اس خاص ارشاد کے بعد عام فرمان ہوتا ہے يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا (۲/۱۶۸) اے لوگو! پاکیزہ اور حلال چیزیں کھایا کرو؛ پھر اعلان ہوتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ (۲/۱۷۲) یعنی اے ایمان والو! ہماری عطا کردہ پاک چیزیں کھایا کرو (ناپاک اور حرام چیزوں سے بچو) حضورؐ فرماتے ہیں۔ آدمی اپنے لمبے سفر کی حالت میں جب کہ وہ میلا کچیلا اور گرد و غبار آلودہ ہو اپنے ہاتھوں کو دراز کر کے نہایت عاجزی سے جناب باری میں عرض معروض کرتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ اُس کا کھانا پینا حرام ذریعہ سے ہے، اس کا لباس حرام کمائی سے ہے، وہ حرام خوراک سے اپنے جسم کو پالتا ہے، اِس لئے اُس کی دُعا کیسے مقبول ہو۔

بخاری و مسلم میں نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے۔ بعض چیزیں شک و شبہ والی ہیں، جن کا حکم اکثر لوگوں کو معلوم نہیں، جو شخص ان سے پرہیز کرے

Marfat.com

اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا۔ اور جس نے مشتبہ کی چیزوں کو استعمال کیا، اُس نے حرام کام کیا۔ جو چرواہا کسی کی چراگاہ کے پاس اپنے جانور چرائے، کیا عجب کہ کوئی جانور اس کی اپنی چراگاہ میں بھی چر لے۔ سب بادشاہوں کی چراگاہ ہوتی ہے اللہ تعالےٰ نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے یہ اس کی چراگاہ ہے، تو حرام کے پاس بھی نہ جانا چاہیئے بلکہ جس میں شبہہ ہو جائے اس سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے؛

حضورؐ فرماتے ہیں، میں گھر جاتا ہوں، کوئی کھجور کہیں گری پڑی پالیتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اُٹھا کر کھا لوں، مگر پھر اس خیال سے کہ کہیں وہ صدقہ کی نہ ہو چھوڑ دیتا ہوں (بخاری و مسلم عن ابی ہریرہؓ)

خلیفۂ اوّل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا غلام کچھ لاتا اور امیر المومنین کو دیتا تو آپ اُسے کھاتے پیتے۔ ایک مرتبہ اسی طرح کچھ لایا اور آپ کو کھلایا پھر کہنے لگا۔ میں نے زمانۂ جاہلیت میں جھوٹ موٹ کاہن بن کر ایک شخص کو کچھ بتا دیا تھا، وہ آج مجھے مل گیا اور یہ چیز دی۔ حضرت صدیقؓ نے (جب یہ سُنا تو) اپنی انگلیاں مُنہ میں ڈال کر قے کر دی؛ اسی طرح خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کو ایک شخص نے دودھ پلایا، پھر کہا کہ فلاں جگہ لوگ صدقہ کی اونٹنیوں کا دودھ نکال رہے تھے، مجھے بھی انھوں نے تھوڑا سا دیا۔ میں اپنی چھاگل میں اُسے بھر لایا اور آپ کو پلایا۔ اُسی وقت

Marfat.com

امیر المومنین نے انگلی مُنہ میں ڈال کر قے کر دی۔ خلیفہ چہارم حضرت علیؓ اس قدر احتیاط کرتے تھے کہ مدینہ سے اُن کی روٹی آتی تھی۔ حضرت یوسف بن اسباط رح فرماتے ہیں، جب کسی عابد کو شیطان دیکھتا ہے کہ عبادت میں تو چُست وچالاک ہے مگر کھانے پینے میں حلال و حرام کا امتیاز نہیں کرتا تو دوسرے شیطانوں سے کہتا ہے کہ اسے بہکانے کی کوئی ضرورت نہیں اُسے چھوڑ دو، یہ چاہے جس قدر کوشش کرے اور عبادت بجا لائے اس کی حرام کی روزی کی وجہ سے اُس کا ایک عمل بھی خدا کے ہاں قبول نہیں ہو گا۔

حذیفہ مرعشی رح نے دیکھا کہ لوگ اوّل صف کے لئے بڑی تگ و دَو کرتے ہیں۔ فرمایا، اسی طرح حلال کمائی کے لئے بھی سبقت اور کوشش کرو، حضرت سفیان ثوری رح سے لوگوں نے اوّل صف کی فضیلت دریافت کی، آپ نے فرمایا، پہلے یہ تو دیکھ لو کہ تمہاری کمائیاں حلال ذریعہ سے ہیں، یا حرام سے؟ صف چاہے آخری ملے۔ لیکن روزی حلال کی ہونی چاہیئے!

حضرت سری سقطیؒ نہ تو بقّال سواد کھاتے تھے نہ اس کے پھل کھاتے تھے، نہ اس کی کوئی اور چیز، اس میں بڑی احتیاط برتتے تھے اور غایت درجہ کے متقی تھے، اس کے باوجود فرماتے تھے۔ طرسوس میں میرے ساتھ چند نوجوان عابد تھے، اُن کا ایک تنور بنا ہوا تھا۔ جب وہ ٹوٹ گیا تو میں نے اپنے مال سے اُس کی مرمّت کرا دی، تو اُن نوجوان عابدوں نے اُس میں روٹی پکانی

Marfat.com

چھوڑ دی، اس قدر ان میں احتیاط تھی۔

ابو یوسف غسولیؒ مجاہدین کے ساتھ روم میں جاتے، لوگ اُن کے ذبیحہ اور پھل وغیرہ کھاتے تھے مگر یہ نہ کھاتے، جب اُن سے کہا جاتا کہ کیا یہ حلال نہیں؟ تو فرماتے، ہاں حلال تو ضرور ہے مگر زہد و ورع حلال چیزوں میں ہی ہے؛ حضرت سری سقطیؒ فرماتے ہیں ایک لڑائی سے میں فارغ ہو کر میں لوٹا تو راستہ میں ایک نہایت صاف شفاف پانی کا چشمہ دکھائی دیا، اور اُس کے اِرد گرد ہری ہری سبز دُوب تھی، میں سواری سے اُتر پڑا، اُس سبز گھاس کو کھا کر پانی پیا اور دل میں خیال گزرا کہ آج میں نے دونوں چیزیں بالکل حلال طیّب کھائی ہیں، اسی وقت ہاتفِ غیب کی آواز آئی، جس زادِ راہ اور خرچ سے یہاں تک پہنچے کیا وہ بھی ایسا ہی پاک و صاف ہے فرماتے ہیں، میں شرما گیا اور نادم ہونے لگا، عبد اللہ بن خلادؒ فرماتے ہیں کہ ایک متقی شخص کو میں نے دیکھا، وہ تیس ۳۰ سال تک مکہ شریف میں رہے زمزم کا پانی اپنے ڈول اور اپنی رسّی سے کھینچ کر پیا کرتے تھے، مصری سوداگر جو اناج غلّہ وغیرہ لاتے اُسے چھوتے بھی نہ تھے۔

معافی بن عمرانؒ کہتے ہیں کہ ابراہیم ادھمؒ، سلیمان خواصؒ، علی بن فضیل بن عیاضؒ، ابو معاویہؒ، اسودؒ، یوسف بن اسباطؒ، وہیب بن درد، اہلِ حران کے شیخ حذیفہ، داؤد طائی وغیرہ دس ۱۰ بزرگانِ دین ایسے

Marfat.com

کہ کھانے پینے میں بیحد احتیاط رکھتے تھے، حلال سے پیٹ پالتے تھے ورنہ خاک پھانک لیا کرتے تھے۔ یحیٰی بن معینؒ محدّث فرماتے ہیں ؎

اَلْمَالُ یَذْهَبُ حِلُّهٗ وَحَرَامُهٗ    یَوْمًا وَّیَبْقٰی فِیْ غَدٍ اٰثَامُهٗ

حلال کا مال ہو یا حرام کا ایک روز ضرور فنا ہونے والا ہے۔ ہاں اگر حرام کا ہے تو قیامت کے دن کا بوجھ رہ گیا۔

یحیٰی بن اکثمؒ جب قاضی ہوئے تو اُن کے بھائی عبد اللہ بن اکثمؒ نے مَرو سے انھیں خط لکھا کہ نمک کے ساتھ لقمہ اُتارنا اس میٹھی کھجور کے کھانے سے بہتر ہے جس میں زنبور (بھڑ) کا خوف ہو اور وہ لقمہ جو بادشاہ کے سامنے اس کا نوکر حرام کا پیش کرے، وہ ایسا ہی ہے جیسے وہ دانہ جو پھندے کے ساتھ چڑیا کے آگے ڈالا جاتا ہے جو اُس کی گردن توڑ دیتا ہے۔ ابراہیم بن خثیمؒ نے اپنے ساتھی کو رخصت کرتے ہوئے کہا کہ یاد رکھ تیرا لقمہ پاکیزہ ہو اور حلال طیب خوراک کھایا کر۔ تقوٰی صرف خدا سے ڈرنے ہی کا نام نہیں بلکہ تقوٰی کی بنیاد حلال کھانا پینا، کمائی اور معاش کا ذریعہ حلال ہونا اور بات چیت نرم اور اچھی کرنا ہے۔ ہمارے نبی ﷺ نے یہ سب باتیں اپنے رب سے سیکھ کر ہمیں سکھائی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اُن پر درود سلام نازل فرمائے۔

**شاخ ۴۰** لباس اور طرز و وضع وغیرہ ظاہری امور میں خلافِ شرع اور حرام چیزوں کو ترک کر دینا۔ ارشادِ نبوی ہے مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ

فِی الدُّنیا فَلَن یَّلبَسَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ (صحیحین عن انس بن مالکؓ) دنیا میں جو مرد ریشم پہنے خدا اُسے قیامت میں محروم رکھے گا۔ حضرت حذیفہؓ والی حدیث میں ہے کہ ریشم نہ پہنو اور سونے چاندی کے برتنوں میں نہ کھاؤ نہ پیو۔ کفار کے لئے یہ دنیا میں ہیں، اور تم مسلمانوں کے لئے آخرت میں۔ ابن مسعودؓ کی حدیث میں ہے اِنَّ اللّٰہَ جَمِیلٌ یُّحِبُّ الجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ اللہ تعالےٰ جمیل ہے اور نظافت، نفاست اور پاکیزگی کو پسند فرماتا ہے حق کو حقیر جاننا اور اُسے چھپانا اور مسلمانوں کو ذلیل سمجھنا اور انھیں حقارت کی نظروں سے دیکھنا یہ تکبر ہے (مسلم)

ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں، امّ المومنین حضرت عائشہؓ نے ہمیں ایک موٹی اور کھُردری چادر دکھائی۔ اور ایک ایسا ہی تہبند، پھر فرمایا آنحضرت رسولِ مقبول صلعم کا وصال انھیں کپڑوں میں ہوا۔ بخاری و مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اس شخص کی طرف نظرِ رحمت سے نہ دیکھے گا جو تکبر سے اپنا کپڑا لٹکاتا ہے۔

شاخ ۴۱ کھیل تماشے، باجے گاجے، راگ راگنیوں وغیرہ کو حرام سمجھنا۔ ارشادِ خداوندی ہے قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّھْوِ وَ مِنَ التِّجَارَۃِ (۶۲/۱۱) اللہ کے پاس کی چیزیں تمہارے کھیل تماشوں اور بنج بیوپار سے اچھی ہیں، فرمانِ نبیؐ ہے جو شخص شطرنج وغیرہ پالنسوں سے

کھیلے، اس نے گویا اپنے ہاتھ سور کے خون میں ڈبو لئے۔ (مسلم، عن بریدہؓ)

**شاخ ۴۲** خرچ اخراجات میں افراط و تفریط نہ کرنا اور ناحق کے مال کو حرام جاننا۔ ربّ العزّت کا فرمان ہے وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ (۱۷/۲۹) نہ تو اپنے ہاتھوں کو اپنی گردن کی طرف باندھ اور نہ انھیں بالکل کھلا رکھ۔ یعنی خرچ اخراجات میں میانہ روی کر، پھر فرماتا ہے وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا (۲۵/۶۷) مسلمان کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ خرچ کرتے وقت نہ تو اسراف کرتے ہیں نہ بخیلی، بلکہ بیچ کی چال چلتے ہیں۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے زیادہ بکواس کرنے اور مال کو برباد کرنے اور جھپٹ کر سوال کرنے سے منع فرمایا ہے۔

**شاخ ۴۳** دھوکا بازی اور حسد و بغض کو حرام جان کر چھوڑ دینا قرآن میں ہے وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (۱۱۳/۵) میں حسد کرنے والے کے حسد سے اے اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں۔ فرماتا ہے أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ (۴/۵۴) لوگوں کو خدا تعالٰے نے اپنے فضل سے جو کچھ عطا فرمایا اُس پر حسد نہ کرنا چاہئے۔

صحیح مسلم میں حضرت انسؓ سے مروی ہے لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا۔ مسلمانو! نہ تو

Marfat.com

آپس میں حسد و بغض کرو نہ رشتے ناتے اور میل جول مروّت و محبت توڑو بلکہ سب کے سب مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بند بن کر رہو صحیح بخاری میں حضرت انس رضؓ سے روایت ہے۔ نہ تو حسد و بغض کرو نہ نفرت کرو، بلکہ بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان کو اپنے دوسرے مسلمان بھائی سے چاہے جس قدر بیر و بغض ہو گیا ہو، لیکن تین دن سے زیادہ ترکِ تعلق حرام ہے، ایسا نہ چاہیئے کہ ملاقات ہونے پر وہ ادھر منہ پھیر لے، اور یہ اِدھر مڑ جائے، دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

حضرت حسن بصری رحؒ سے وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ کی تفسیر میں مروی ہے کہ سب سے پہلا گناہ آسمان پر یہی ہوا ہے؛ احنف بن قیس رحؒ فرماتے ہیں یہ پانچ باتیں یاد رکھو (۱) حاسد کو کبھی راحت نہیں ملتی (۲) جھوٹے کو کبھی مروّت نہیں ہوتی (۳) بادشاہ کبھی وفادار نہیں ہوتے (۴) بخیل کا کوئی طرفدار نہیں ہوتا (۵) بد خلق کی سرداری کوئی پسند نہیں کرتا۔

خلیل بن احمدؒ کا قول ہے حاسد باوجودیکہ ظالم ہے، مگر اُس سے بڑھ کر ظلم کسی پر نہیں ہوتا، اُس کا دم ہر وقت گھٹتا رہتا ہے، اس کے ہوش و حواس پر ہر دم آفتیں برستی رہتی ہیں اور غم و غصّہ سے اُسے کبھی فرصت نہیں ملتی۔ بشر بن حارث حافی رحؒ فرماتے ہیں۔ قرابت میں عداوت ہوتی ہے، اور پڑوس میں حسد ہوتا ہے اور نفع بھائی چارہ میں ہے۔ مبرد کہتے ہیں حسد

کرنیوالے کی آنکھ ہر وقت چوکیداری میں کھلی ہے، اُسے بُرائیاں نظر آتی ہیں اور بھلائیاں پوشیدہ رہتی ہیں، سامنے تو بڑے تپاک سے پیش آتا ہے اور محبت اور خوشی ظاہر کرتا ہے، لیکن دل میں جو ہے وہ ہے۔ حاسد کی عداوت بغیر کسی جرم کے ہوتی ہے، اس کے سامنے کوئی عذر معذرت نفع نہیں دے سکتی۔

**شاخ ۴۴** لوگوں کی آبرو ریزی سے اور انھیں بُرا بھلا کہنے سے بچنا بے عزتی اور بدگوئی کو حرام جاننا۔ خداوند عالم جلّ شانہٗ کا ارشاد ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ ط (۲۴/۱۹) جو لوگ مسلمانوں میں بُرائیاں پھیلانی چاہتے ہیں، اُن کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ (۲۴/۲۳) جو لوگ پاک دامن بھولی بھالی ایماندار عورتوں پر بہتان اور تہمت لگاتے ہیں اُن پر دونوں جہان میں خدا کی پھٹکار ہے اس بارے میں بکثرت آیتیں اور حدیثیں مروی ہیں۔ حضورؐ کا ارشاد ہے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ تو اُسے دشمن کے حوالے کرے نہ اُسے بے عزت اور ذلیل و حقیر کرے، یا درکھو تقوٰے اور پرہیزگاری یہاں ہے اور اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا، تین مرتبہ یہی فرمایا کہ،

Marfat.com

تقویٰ اور پرہیزگاری کا تعلق دل سے ہے، انسان کو جہنم میں لیجانے کے لئے اتنی برائی کافی ہے کہ کسی اور مسلمان کو حقیر کرے یا ذلیل سمجھے، ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزّت و آبرو حرام ہے۔ (مسلم۔ عن ابی ہریرہؓ)

حضرت ابوذر غفاری رضؓ سے صحیح روایت میں وارد ہے۔ جو شخص کسی دوسرے کو فاسق یا کافر کہے اور وہ ایسا نہ ہو تو کہنے والے پر وہ لفظ لوٹ آتا ہے۔

**شاخ ۴۵** اعمال کو خالص اللہ عزّوجل کے لئے بجالانا اور ریاکاری سے بچنا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ (۵۸/۵) تمام لوگوں کو بہ تاکید یہ حکم کیا جاتا ہے کہ وہ خالص مخلص اور یکسو ہوکر، صرف اللہ تعالیٰ معبودِ برحق کی عبادت کیا کریں۔ دوسری جگہ فرمایا مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ الخ (۲۵/۳۰) جس کا ارادہ اور جس کی نیت آخرت کی بھلائی اور بہبودی حاصل کرنے کی ہو، ہم اُسے اُس کی چاہت سے بھی زیادہ عنایت فرماتے ہیں اور جو صرف دنیا کا طالب ہو تو ہم (اگر چاہیں) دنیا دیں (یا نہ دیں) لیکن آخرت میں اُسے کچھ بھی نہ ملے گا۔ فرماتا ہے مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا الخ (۱۱/۱۵) جو شخص زندگانی دنیا کی زینت

Marfat.com

پر ریجھا ہو اور اسی پر مرتا ہو، ہم اس کے نیک کاموں کا بدلہ بھی اُسے یہیں بلاکم و کاست دیدیتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کے لئے آخرت میں آگِ جہنّم کے سوا اور کچھ نہیں۔ ان کی کل کمائی سوخت ہوگئی اور ان کے کل اعمال برباد ہوگئے۔ ارشاد ہے فَمَن كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهٖ (۱۸/۱۱۰) جس کی نیت آخرت کے سنوارنے کی ہو اور اپنے رب کی ملاقات کا اُمیدوار ہو اُسے شرع کے مطابق اعمال کرنے چاہئیں اور چاہیئے کہ اپنے رب کی عبادت میں دوسرے کو شریک نہ بنائے۔

ابوہریرہؓ سے صحیح مسلم میں حدیث قدسی ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے میں شرک سے بیزار ہوں۔ جو شخص کوئی نیک عمل کرے میرے لئے بھی اور کسی اور کے لئے بھی، تو میں اسے قبول نہیں فرماتا۔ جو میرے لئے کیا ہے۔ بلکہ اس کا ثواب اور اجر بھی اُس مشرک کو چاہیئے کہ اُسی سے لے جسے میرا شریک بنایا ہے۔

صحیحین میں جُندبؓ سے حدیث روایت ہے مَن سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَن رَاءٰى رَاءَى اللّٰهُ بِهٖ جو شخص لوگوں کے دیکھنے اور انھیں سُنانے کے لئے ریاکاری سے کوئی نیک کام کرے، اللہ تعالےٰ بھی لوگوں کو دکھا سُنا کر اُسے فضیحت اور رُسوا کر کے سخت سے سخت تر عذاب کرے گا۔

ابو عمرؓ سے پوچھا گیا کہ اخلاص کیا ہے؟ فرمایا اخلاص یہ ہے کہ انسان

Marfat.com

کی چاہت یہ نہ ہو کہ لوگ میری تعریفیں کریں، بلکہ اس کا دلی منشا یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ربّ العالمین قبول فرمائے اور وہ پسند کرلے۔

سہل بن عبد اللہ رح فرماتے ہیں۔ مخلص دیندار آدمی ہی ریا کاری کو جان سکتا ہے اور سچا پکا ایماندار ہی نفاق کو پہچان سکتا ہے اور پورے علم والا عالم ہی جہل اور نادانی کو معلوم کرسکتا ہے اور سچا فرماں بردار ہی گناہ کو جان سکتا ہے؛ ربیع بن خثیم رح فرماتے ہیں، جس نیک عمل میں رضائے مولیٰ مطلوب نہ ہو، وہ بیکار ہے اور اُس کا کرنے والا گھاٹے اور نقصان میں ہے؛ حضرت جنید رح فرماتے ہیں لَوْ اَنَّ عَبْدًا اَتٰی بِافْتِقَارِ اٰدَمَ وَ زُهْدِ عِیْسٰی وَجَهْدِ اَیُّوْبَ وَ طَاعَةِ یَحْیٰی وَ اسْتِقَامَةِ اِدْرِیْسَ وَوُدِّ الْخَلِیْلِ وَخُلُقِ الْحَبِیْبِ وَکَانَ فِیْ قَلْبِهٖ ذَرَّةٌ لِغَیْرِ اللّٰهِ فَلَیْسَ لِلّٰهِ فِیْهِ حَاجَةٌ یعنی کوئی شخص اگرچہ حضرت آدم ع جیسی مسکینی اور عاجزی اور حضرت عیسیٰ ع جتنا زہد و تقوےٰ اور حضرت ایوب ع جیسا صبر و ضبط اور حضرت یحییٰ ع جتنی اطاعت و فرماں برداری اور حضرت ادریس ع جیسی استقامت اور مضبوطی اور حضرت ابراہیم ع جیسی محبتِ خداوندی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے اخلاق پیدا کرلے، لیکن اس کے دل کا میلان اگر ایک ذرہ برابر بھی خدائے تعالےٰ کے سوا اور کی طرف ہے، تو اس کے یہ تمام اعمال حبط اور برباد ہیں۔ خدا کے ہاں ایک بھی مقبول نہیں، بلکہ

اُس لااُبالی سرکار میں اُس کی کوئی پرواہ تک نہیں۔

زُبیدؒ فرماتے ہیں، میں تو چاہتا ہوں کہ ہر کام میں انسان کی نیت خوشنودیٔ خدا ہو، یہاں تک کہ کھانے پینے، سونے جاگنے میں بھی آیتِ قرآنی کُلُّ شَیۡءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجۡھَہٗ کی تفسیر میں حضرت سفیانؒ فرماتے ہیں مَا اُرِیۡدَ بِہٖ وَجۡھُہٗ یعنی یہ تمام چیزیں ہلاک اور فنا ہو جاتی ہیں، لیکن خالص مرضیٔ مولیٰ کے لئے جو کام کئے جاتے ہیں، وہ باقی رہ جاتے ہیں اور قیامت کے دن وہی کام آئیں گے۔

نبیِ خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں، روزے کے دن ڈاڑھی میں تیل ملو اور ہونٹوں پر بھی تاکہ تمہارا روزے دار ہونا لوگوں پر ظاہر نہ ہو اپنے داہنے ہاتھ سے جو اللہ کی راہ میں خرچ کرو اُس کو مخفی رکھو یہاں تک کہ تمہارے ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو، اور نفل نماز گھر کے دروازے بند کر کے پڑھو۔ اِن نیک کاموں میں دنیا طلبی کی نیت نہ رکھو، روزیاں خدا کے ہاتھ میں وہیں سے تقسیم ہوتی ہیں۔

حضرت ذوالنّون مصریؒ فرماتے ہیں، علماء کا مقولہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچّی محبت رکھنے والا ہرگز اس کا ظاہر ہونا پسند نہیں کرتا حضرت فضیل بن عیاضؒ کا قول ہے، دین کے کام دنیا کمانے کے لئے کرنے اس سے بھی بدتر ہیں کہ انسان طبلے اور باجے سے دنیا کمائے۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے اُستاد ربیعہ رائیؒ نے سوال کیا، سفلہ اور کمینہ آدمی کون ہے؟ میں نے جواب دیا جو شخص دنیا کو دین کے بدلے کمائے، پوچھا اس سے بھی بدتر اور کمینوں کا کمین کون ہے؟ میں نے کہا، جو شخص اپنا دین بگاڑ کر دوسرے کا دین سنوارے۔ میرے اُستاد نے فرمایا، تم نے صحیح اور سچا جواب دیا۔ ابن اعرابیؒ نے کیا ہی زرین مقولہ ارشاد فرمایا ہے اَخْسَرُ الْخَاسِرِیْنَ مَنْ اَبْدٰی صَالِحَ اَعْمَالِہٖ وَ بَارَزَ بِالْقَبِیْحِ مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔ بے حد زیاں کار اور گھاٹے والا وہ ہے، جس نے لوگوں کے سامنے تو بھلے اور نیک کام کئے لیکن خدا کے سامنے جو شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے بُرے اور بد کام کئے۔ حضرت سفیانؒ فرمایا کرتے تھے، اے عالمو اور قاریو! خیال کرو اور سوچو خوفِ خداوندی جو تمھارے دل میں ہے اس سے زیادہ ریاکاری کے لئے ظاہر نہ کرو۔ خدا کے دین کا راستہ کھُلا ہے، اللہ کا خوف دل میں رکھو، اور دنیا کو طلب کرنے میں دین کو نہ بھولو! ایسا نہ ہو کہ تم باوجود پیشوایانِ دین ہونے کے لوگوں پر بوجھ ہو پڑو۔ بعض علماء کا قول ہے۔ مومن تو صرف اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہے اور منافق ظاہری اختیار والوں یا دشاہ وغیرہ سے ڈرتا ہے اور ریاکار شخص ہر انسان سے ڈرتا ہے ٭

Marfat.com

**شاخ ۴۶** نیکی سے خوش ہونا اور بدی سے ناخوش ہونا۔ حضور ؐ کا ارشاد ہے مَنْ سَرَّتْہُ حَسَنَتُہٗ وَسَآءَتْہُ سَیِّئَتُہٗ فَھُوَ مُؤْمِنٌ جسے نیکی بھلی معلوم ہو اور بدی بری لگے وہ ایماندار ہے (ابوداؤد عن عمر بن الخطابؓ)

**شاخ ۴۷** ہر گناہ کا علاج توبہ سے کرنا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَتُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا الخ (۲۴/۳۱) اے ایمان والو تم سب کے سب توبہ کرتے رہو اور اللہ تعالےٰ کی طرف عاجزی سے جھکتے رہو، اسی میں تمہاری نجات اور فلاح ہے۔ فرمان ہے تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا خدا کے سامنے تم سب کے سب خلوص کے ساتھ توبہ کیا کرو۔ اور فرمان ہے وَاَنِیْبُوْا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَہٗ (۳۹/۵۴) اور مسلمانو! اپنے رب کی طرف رغبت کرو اور مضبوطی سے اس کے فرمان پر عمل کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، میرا دل بھی کبھی کبھی غافل ہو جاتا ہے میں ہر روز سو سو مرتبہ اللہ تعالےٰ سے استغفار کرتا ہوں۔

**شاخ ۴۸** قربانیاں کرنا۔ جیسے حج کے موقعہ پر ہدی اور عید الضحیٰ کے موقعہ پر قربانی، اور عقیقہ کے وقت ذبیحہ، فرمانِ خداوندی ہے۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ (۱۰۸/۲) اے نبیؐ اصرف اپنے رب کے لئے نمازیں پڑھا کرو اور فقط اسی کے نام پر قربانیاں کیا کرو۔ فرماتا ہے وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰھَا لَکُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ الخ (۲۲/۳۶) قربانی کے اونٹ دینِ اسلام

Marfat.com

کا شعار ہیں، اُن میں تمھارے لئے بھلائیاں ہیں۔ فرمایا وَ مَنْ یُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ الخ (۲۲/۲۲) جس شخص کے دل میں اللہ تعالےٰ کے شعار کی عزّت ہو، سمجھو اسی دل میں تقوےٰ بھی ہے۔

انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت رسولِ مقبول صلعم دو بھیڑے بڑے بڑے سینگوں والے چت کبرے عیدُ الضحےٰ کے موقعہ پر ذبح کیا کرتے تھے، اُن کی گردن پر اپنا پیر رکھتے اور بِسْمِ اللّٰہِ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے۔ (بخاری و مسلم)

## شاخ ۴۹ اُولی الامر کی فرماں برداری کرنا۔

ارشادِ خداوندی ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (۵۹/۴) اللہ تعالیٰ کی اور اُس کے رسول صلعم کی اور اولی الامر کی اطاعت کرو! اولی الامر سے مُراد بعضوں نے لشکر کے سردار لی ہے اور بعض کہتے ہیں، علما مُراد ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں ہی مُراد ہوں۔ اور اگر ایک گروہ کے ساتھ خاص کیا جائے تو امیرِ لشکر کے ساتھ آیت کے حکم کا خاص ہونا ہی زیادہ قرینِ قیاس ہے۔

آنحضرت صلعم فرماتے ہیں۔ میری فرماں برداری کرنے والا، اللہ تعالےٰ کا فرماں بردار ہے اور میری نافرمانی کرنے والا اللہ ربُّ العزّت کا نافرمان ہے۔ اور لشکرِ اسلام کے سردار کی ماتحتی کرنے والا امیر اتحت

Marfat.com

ہے اور اُس کی حکم عدولی کرنے والا میرا نافرمان ہو (صحیحین عن ابی ہریرۃؓ)
ارشادِ نبوی ہو کہ اے ابوذر! لشکرِ اسلام کے سردار کی بات سُن اور مان، اگرچہ وہ
بدصورت حبشی غلام ہو۔ (بخاری و مسلم)

**شاخ نمبر ۵۰** تمسک کرنا اور مضبوط پکڑنا اس چیز کو جس پر مسلمانوں
کی جماعت سلف صالحین ہو۔ اللہ عزّوجل کا ارشاد ہے وَاعْتَصِمُوا
بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (۳/۱۰۳) اللہ کی رسّی کو سب مل کر مضبوط تھام
رکھو، اور آپس میں پھوٹ اور اختلاف نہ ڈالو۔

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ جناب پیغمبر خدا
محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. جو شخص مسلمان پادشاہِ وقت کی
ماتحتی سے نکل جائے اور مسلمانوں کی جماعت میں پھوٹ ڈالے اور اسی
حالت میں مر جائے تو اُس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ (مسلم)

فرماتے ہیں میرے بعد بڑے بڑے فتنے اور جدال و قتال ہوں گے
تم جب دیکھو کہ کوئی شخص میری اُمّت کے اجماعی مسائل میں تفرقہ ڈالتا
ہے یا جسے سب مسلمانوں نے اپنا پادشاہ تسلیم کر لیا ہے، اس کے خلاف
لڑنا بھڑتا ہے، تو اُسے قتل کر ڈالو، خواہ وہ کیسا ہی بھلا آدمی کیوں نہ
ہو۔ (مسلم)

**شاخ نمبر ۵۱** لوگوں کے درمیان عدل کا حکم کرنا۔ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کا فرمان ہے وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ (۴/۵۸) لوگوں
میں جب فیصلہ کرو تو عدل و انصاف کیا کرو! وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (۴۹/۹) عدل کیا کرو، اللہ تعالےٰ عادل لوگوں کو دوست
رکھتا ہے۔

حضور صلعم فرماتے ہیں رشک صرف ۲ دو شخصوں پر ہے ایک وہ جسے
خدا نے مالدار بنایا اور وہ نہایت کشادہ دلی اور سخاوت سے راہِ للہ
اپنا مال لٹاتا رہتا ہے اور دوسرا وہ جسے خدا نے علم دیا اور وہ اُسے
سکھانے پڑھانے اور اُسی کے مطابق فیصلہ کرنے میں مشغول ہے (صحیح
بخاری و صحیح مسلم عن عبد اللہ بن مسعود رض)

## شاخ ۵۲ نیک باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے منع کرنا۔

قرآن پاک میں ہے وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۳/۱۰۴)
مسلمانوں میں ایک جماعت ضرور ایسی ہونی چاہیئے، جو (قرآن و حدیث
اور) بھلے کاموں کی طرف لوگوں کو بلائے اور نیکی شریعت کی فرمانبرداری
کا حکم دے، برائی اور نافرمانی سے لوگوں کو روکے۔ فلاح اور نجات
پانے والے یہی لوگ ہیں؛ دوسری جگہ ارشاد ہے كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ الخ (۳/۱۱۰)
تم بہترین اُمت ہو، تمھیں صرف لوگوں کے نفع کے لئے مقرر کیا گیا ہے تم

خود ایمان دار بن کر دوسروں کو بھی بھلائیوں کا حکم کرتے ہو۔ اور برائیوں سے روکتے ہو۔ اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَ اَمْوَالَھُمْ الخ (۹/۱۱۱) اللہ تعالےٰ نے ایمان والوں سے اُن کی جانیں اور مال جنت کے بدلے خرید لئے، وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، مارتے ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا یہ عہد توراۃ اور انجیل میں بھی ہے اور قرآن کریم میں بھی اُسے دُہرایا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والا اور کون ہے؟ تم خوش نصیب ہو کہ، اللہ تعالےٰ نے تم سے یہ خرید و فروخت کی، یہ بڑی خوش نصیبی ہے، ان مومنوں کے یہ اوصاف ہیں کہ وہ توبہ کرنے والے، عبادتیں کرنے والے خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے والے، راہِ خدا میں جدّ و جہد کرنیوالے رکوع و سجدے میں مشغول رہنے والے، بھلی باتوں کا حکم کرنے والے اور برائیوں سے روکنے والے، اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اِن مومنوں کو اے ہمارے پیارے پیغمبرؐ! ہماری جانب سے بشارتیں اور خوش خبریاں دو۔

ارشاد ہے لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الخ (۵/۷۸) یہودیوں میں سے جنھوں نے کفر کیا اور حد سے گزر گئے اور برائیوں سے نہ رُکے، نہ انھوں نے دوسروں کو روکا، اُن کے اس بدتر عمل سے

وہ خدا کے پیارے پیغمبر داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی زبانی ملعون قرار پائے۔

قرآنِ کریم میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں اور بھی بہت سی آیتیں ہیں۔

صحیح مسلم میں حضرت ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے۔ جو شخص خلافِ شرع کوئی کام دیکھے اُسے ہاتھ سے مٹانا چاہیئے، اگر طاقت نہ ہو تو زبان سے، اگر اس سے بھی گیا گزرا ہو تو دل سے، اور یہ ضعفِ ایمان کی دلیل ہے؛ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے صحیح مسلم میں مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مجھ سے پہلے جتنے انبیاءؑ اپنی اپنی امتوں میں تشریف لائے اُن سب کے اللہ تعالیٰ چند امتیوں کو حواری اور مددگار بناتا رہا، جو اُس نبی کی سُنتوں پر عمل کریں اور اُن کے طریقہ پر چلیں، پھر اُن حواریوں کے زمانے کے بعد ایسے لوگ آئے جو بڑے زبان دراز مگر عمل میں کچھ بھی نہیں، اور فرمانِ خداوندی کے خلاف ان کے عمل ہوں۔ جو شخص ایسے لوگوں سے اپنے ہاتھوں سے جہاد کرے وہ ایمان دار ہے، جو اُن سے اپنی زبان سے جہاد کرے وہ بھی مومن ہے، جو اپنے دل سے ایسے لوگوں سے جہاد کرے وہ بھی باایمان ہے اور جو یہ بھی نہ کرے، اُس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان

Marfat.com

نہیں ہے۔ اُمّ المومنین حضرت زینبؓ فرماتی ہیں۔ پیغمبر خدا صلعم نیند سے جاگے اور آپ کا چہرہ سُرخ ہو رہا تھا۔ تین مرتبہ آپ نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا۔ پھر فرمانے لگے، عرب پر افسوس ہے بُرائی قریب آگئی ہے، پھر آپ نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے حلقہ بنا کر فرمایا، آج یاجوج وماجوج کی دیوار اتنی کھُل گئی، اُمّ المومنینؓ نے دریافت کیا یا رسول اللّٰہؐ کیا بھلے لوگوں کے ہوتے ہوئے بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں، جب بد باطن خبیث لوگ بکثرت ہو جائیں گے تو پھر گیہوں کے ساتھ گھُن بھی پس جاتا ہے۔ حضرت مالکؒ بن دینارؒ نے اِس آیت کی تلاوت کی وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ (۲۷/۴۸) اس شہر میں نو قبیلے تھے جو زمین میں فساد کرتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔ پھر فرمانے لگے، اب تو ہر ہر قبیلہ میں اس قماش کے بہت لوگ ہیں اور انہی سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے ایک بستی کے ہلاک کرنے کا حکم فرمایا، فرشتے گڑگڑانے لگے کہ باری تعالیٰ اُن میں تیرا ایک نیک بندہ بھی ہے، ارشادِ خداوندی ہوا اُسے بھی ہلاک کرو، میں اس کی واویلا سُننا چاہتا ہوں اُس کے سامنے میری کھُلم کھُلا نافرمانیاں ہوتی تھیں مگر کبھی اُس کے چہرے پر بل بھی نہ پڑا۔ ایک مرفوع حدیث میں بھی یہ ذکر آیا ہے مگر اس کی سند ضعیف ہے۔ انہی سے ایک روایت ہے کہ ہم لوگوں نے

دنیا کی محبت پر ایکا اور اتفاق کر لیا ہے نہ تو کوئی کسی کو اچھی بات کا حکم کرتا ہے، نہ کوئی کسی کو بُری بات سے منع کرتا ہے، ایسی حالت میں اللہ تعالےٰ ہرگز عذاب نازل کئے بغیر نہیں رہتا۔ خدا جانے ہمارے اِن اعمال کی شامت سے ہم پر کونسا عذاب الٰہی نازل ہو گا۔ امیر المومنین حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ بے شک اللہ تبارک و تعالےٰ خاص لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے عام لوگوں کو عذاب نہیں کرتا۔ لیکن جب کہ کھلّم کھلّا دھڑلّے سے ربّ العزّت کی نافرمانیوں پر کمر کس لی جاتی ہے تو سب کے سب لوگ عذابِ الٰہی کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

**شاخ ۵۳** بھلائی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی امداد اور معاونت کرنا۔ ربّ العالمین کا فرمان ہے وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (۵/۲) بھلائی نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو، اور گناہ اور ظلم و زیادتی پر ہرگز کسی کا ساتھ نہ دو۔

صحیحین میں حضرت انس بن مالکؓ سے حدیث مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا، اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظلم کر رہا ہو، یا اُس پر کوئی اور ظلم کر رہا ہو۔ (یہ سنکر) ایک شخص نے عرض کیا حضورؐ! مظلوم کی مدد کرنا تو خیر مگر ظالم کی مدد کیسے ہو گی؟ فرمایا، تو اُسے ظلم سے روک

دے یہی ظالم کی مدد کرنی ہے۔
**شاخ ۵۴** شرم و حیا کرنا۔ حضور رسالت مآب صلعم نے سُنا کہ ایک شخص اپنے بھائی کو شرم و حیا کرنے کی وجہ سے کچھ کہہ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ کیا کر رہے ہو؟ چھوڑو، شرم ولحاظ تو ایمان ہے (بخاری ومسلم عن ابنِ عمر رضی اللہ عنہ)

ارشاد ہوتا ہے۔ شرم و حیا کا انجام ہر طرح بھلا ہی بھلا ہے (بخاری ومسلم عن عمران بن حصین رض) حضرت ابو سعید خدری رض فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم و حیا لحاظ و مروّت کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ تھی۔ جب حضورؐ کسی امر کو ناپسند فرماتے تو ہم آپ کی ناراضگی آپ کے چہرہ مبارک سے جان جاتے۔ صحیح بخاری میں ابی مسعود انصاری رض سے روایت ہے کہ لوگوں نے اگلے انبیاء کی باتوں میں سے اس کلام کو یاد کرلیا ہے اِذَا لَمْ تَسْتَحِیْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ جب شرم و حیا چھوڑ دی تو جو چاہے کر۔ یعنی بے شرم آدمی بے باک ہو جاتا ہے۔
**شاخ ۵۵** ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا، ان کی خدمت اور فرماں برداری کرنا۔ اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (۲/۸۲) ماں باپ کے ساتھ سلوک اور احسان کرنا۔ دوسری جگہ فرماتا ہے وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ اِحْسَانًا الخ (۲۶/۱۵) یعنی ہم نے انسان کو وصیت

Marfat.com

کی ہے، ماں باپ کی اطاعت گزاری اور ان کے ساتھ احسان کرنے کی
تیرے سامنے وہ دونوں بڑھاپے کو پہنچیں یا اُن میں سے ایک، تو ہرگز اُف
بھی نہ کہہ اور نہ ڈانٹ بلکہ اُن سے نرم اور باادب گفتگو کیا کر، اور ان
کے سامنے نیچے رہا کر اور اللہ تعالےٰ سے دونوں کے لئے دُعا کیا کر کہ
اے اللہ جس طرح میرے بچپن میں اُنھوں نے مجھے مہربانی سے پالا ایسے
ہی تو ان دونوں پر رحم و کرم کر۔

صحیحین میں عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے حدیث ہے کہ میں نے نبی صلعم
سے دریافت کیا، کونسا عمل اللہ عزّ وجل کو سب سے زیادہ پسند ہے؟
آپؐ نے فرمایا "نماز کو وقت پر ادا کرنا" میں نے کہا پھر؟ فرمایا "ماں و
باپ کے ساتھ بھلائی کرنا" میں نے کہا پھر؟ فرمایا "اللہ تعالیٰ کی راہ میں
جہاد کرنا" میں اگر اور بھی پوچھتا تو حضرتؐ جواب دیتے۔

**شاخ ۵۶** صلۂ رحمی کرنا۔ فرمانِ خداوندی ہے فَهَلْ عَسَيْتُمْ
إِنْ تَوَلَّيْتُمْ الخ (۴۷/۲۲) اے منافقو! تم سے عجب نہیں کہ اگر تم حاکم ہو جاؤ،
تو زمین میں فساد کرو اور رشتے ناتے توڑ دو، ایسے لوگوں پر اللہ تعؔ کی
لعنت ہے اسی وجہ سے انھیں حق باتیں سُنائی نہیں دیتیں اور نہ سُجھائی
دیتی ہیں۔ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ الخ (۱۳/۲۵)
جو لوگ اللہ کے مضبوط عہد کو توڑتے ہیں اور جس کے جوڑنے کا اللہ تعؔ کا

ارشاد ہے، اُسے کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے پھرتے ہیں، اُن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور ان کے لئے بُرا گھر ہے۔

صحیحین میں حضرت انسؓ بن مالکؓ سے حدیث ہے۔ جو شخص اپنی روزی میں کشادگی اور اپنی عمر میں برکت چاہتا ہو، وہ صلۂ رحمی کیا کرے یعنی رشتہ ناتے کنبے قبیلے والوں کے ساتھ نیک سلوک رکھے۔ ارشادِ نبوی ہے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قطعِ رحمی کرنے والا، بے وجہ اپنوں سے بگاڑنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (بخاری و مسلم عن جُبَیر بن مطعمؓ عن اَبیہِ رضؓ) اس میں برا بھلا ہر ایک داخل ہے۔

**شاخ ۵۷** اچھے اخلاق برتنا، جس میں غصہ پر قابو پانا۔ تواضع انکساری اور عاجزی وغیرہ سب شامل ہیں۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (۶۸/۴) اے نبی صلعم تم بڑے پاکیزہ اخلاق والے ہو وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (۳/۱۳۴) غصہ پی جانے والے اور لوگوں کے قصور سے درگزر کر جانے والے، ایسے احسان کرنے والے خدا کے محبوب ہیں، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں، نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بد خلق تھے نہ بد گو تھے، فرمایا کرتے تھے تم سب میں بہتر وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ خوش خلق ہو۔ ایک روایت میں ہے۔ سب سے زیادہ محبوب مجھے وہ ہے جو زیادہ خوش

Marfat.com

خلق ہو (بخاری و مسلم)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضہ فرماتی ہیں کہ جب کبھی آنحضرت صلعم کو دو کاموں میں اختیار دیا جاتا، تو آپ ہمیشہ آسان کام کو پسند کرتے، جب تک کہ وہ گناہ نہ ہو۔ ہاں اگر گناہ کا کام ہو تو حضور صلعم اُس سے سب سے زیادہ دُور رہتے۔ کبھی بھی رحمۃ اللعالمین نے اپنا بدلہ کسی سے نہیں لیا، مگر ہاں کوئی اللہ تعالیٰ کی حُرمتوں کی ہتک کرے تو رسول اللہ صلعم اُسے اِس بنا پر ضرور سزا دیتے۔ (بخاری و مسلم)

امام بیہقی رح فرماتے ہیں کہ حُسنِ خلق کے یہ معنیٰ ہیں کہ نفس سلامتی اور بہ رضا و رغبت آسانیوں اور عمدہ افعال کی طرف جُھکتا رہے۔ اس کا تعلق کبھی تو اللہ تعالےٰ سے ہوتا ہے اور کبھی لوگوں سے۔ ذاتِ الٰہی سے تو اِس طرح ہے کہ فرمانِ باری تعالیٰ کی بجا آوری اور اُس کی نافرمانیوں سے بچنے کی طرف دل سے مائل ہو، احکامِ خداوندی کو برضا و رغبت بصد شوق و ذوق بجا لاتا ہو اور حرام اور ممنوع کاموں سے دلی نفرت اور بیزاری اور دُوری ہو، نوافل اور دوسری نیکیوں کے کرنے میں مستعدی اور رغبت رکھتا ہو، اور اُن جائز کاموں کو بھی خوشنودیِ خدا کے لئے برضا و رغبت چھوڑ دیتا ہو، جن کو چھوڑنا ان کے کرنے سے زیادہ افضل و بہتر ہے۔ اِس حُسنِ خلق کا تعلق مخلوق سے اس طرح ہے کہ لوگوں کے جو حقوق

Marfat.com

اس پر ہیں، دُنیوی ہوں یا دینی اُنھیں پوری طرح اَدا کرتا رہے، اگرچہ دوسرے لوگ اُس کے اُنہی حقوق کو نہ ادا کرتے ہوں۔ مثلاً یہ بیمار پڑا اور اس کی عیادت نہ کی گئی، یا سفر سے آیا اور اُس نے ملاقات نہ کی، یا سلام کیا اور جواب نہ دیا۔ یا مہمان بنا اور اکرام نہ کیا، یا سفارش کی اور قبول نہ کی۔ یا سلوک کیا اور شکر گزاری نہ کی، یا کسی مجلس میں جانا چاہا اور نہ جانے دیا۔ یا اس کے بولنے کے وقت وہ خاموش نہ رہا، یا اجازت طلب کرنے پر اُس نے اجازت نہ دی، یا کوئی مطالبہ کیا اور اُس نے نامنظور کیا یا قرض کے اَدا کرنے میں مُہلت مانگی اور اُس نے نہ دی، یا کچھ کام کرانا چاہا اور اُس نے منظور نہ کیا، وغیرہ وغیرہ پھر بھی یہ نہ تو غصّہ ہوتا ہے نہ اس کے حال میں تشویش کرتا ہے نہ اپنے دل میں اُسے بُرا جانتا ہے۔ نہ ان کاموں کے بدلہ لینے کی ٹھانتا ہے، بلکہ اُس کی ہر بُرائی کے بدلے بھلائی کرتا ہے اور خود وہی کرتا ہے جو احسن اور افضل ہو، جو بھلائی اور پرہیزگاری سے قریب ہو، جو خدا کے ہاں ستائش اور عمدگی کے قابل ہو۔ پھر یہ بھی ہے کہ اس دوسرے کے حقوق کے ادا کرنے میں یہ ایسا چُست و چالاک رہتا ہے، جیسے کوئی شخص اپنی چیز کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر وہی مسلمان جس نے اس کی عیادت نہ کی تھی، بیمار پڑے تو یہ ضرور اس کی عیادت کرتا ہے، وہ سفارش کرے تو یہ قبول کرتا ہے، اگر قرض کی اَدائیگی میں مہلت مانگے تو یہ دیتا ہے۔ اگر

مدد طلب کرے تو مدد بھی کرتا ہے۔ اگر بیوپار میں رعایت چاہے تو رعایت کر دیتا ہے۔ اس کے دل پر کبھی خیال نہیں گزرتا کہ جس سے میں ایسا معاملہ کرتا ہوں اُس کا تعلق اور معاملہ مجھ سے کیسا رہا ہے؟ نہ یہ دیکھتا ہے کہ یہ لوگوں سے کیسا معاملہ برتتا ہے؟ بلکہ یہ تو ہر وقت خود اچھائی اور نیکی اور بھلائی کا پابند رہتا ہے اور جب جھکتا ہے نیکی کی طرف جھکتا ہے۔ اسی طرح خلقِ حسن اور اچھے اخلاق کی دو قسمیں ہیں۔ ایک[1] "عزیزہ"۔ دوسرے[2] "مکتسب" یعنی طبعی وکسبی۔ ایک تو وہ جو جبلت میں فطرۃً نیک عادتیں ہوں، دوسرے وہ کہ جسے حاصل کیا ہو۔ اپنے سے بہت زیادہ خوش خصال زیادہ خوش افعال بھلے آدمی کے پاس بیٹھنے اُٹھنے اور اُس کے اخلاق اور عادات پر نظرِ غائر ڈال کر اُن کو حاصل کرنے سے حاصل ہو جاتے ہیں۔ دیکھ لو عقلمند آدمی عاقلوں کی مجلس میں اپنی عقل بڑھاتا ہے، عالم شخص علماء کے ساتھ بیٹھ اُٹھکر اپنا علم زیادہ کرتا ہے، صالح اور سمجھ دار آدمی نیک کار اور فہمیدہ لوگوں سے مِل جُل کر اپنی سمجھ اور نیکی دوبالا کرتا ہے۔ اسی طرح اچھے اخلاق اور پاکیزہ عادتوں والا شخص بھی ایسے ہی دوسرے لوگوں کی صحبت میں اپنی خوش اخلاقی اور بڑھا لیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے قبضہ میں توفیق ہے۔

**شاخ ۵۸** ماتحتوں کے ساتھ احسان اور سلوک کرنا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا الخ (۴/۳۶) لوگو! ایک اللہ کی

عبادت کیا کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اور قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور قرابتدار اور انجان پڑوسیوں اور سفر کے ساتھیوں اور مسافروں اور اپنے لونڈی غلام وغیرہ ماتحتوں کے ساتھ بھی سلوک احسان بھلائی اور خیر خواہی کرتے رہو۔

حضرت ابوذر غفاری رضہ کے جسم پر ایک عمدہ حُلّہ تھا اور ویسا ہی اچھا حُلّہ اُن کے غلام کے جسم پر تھا۔ لوگوں نے سبب دریافت کیا تو فرمایا میں نے ایک آدمی کو کچھ بُرا بھلا کہا، اُس نے آنحضرت صلعم سے میری شکایت کی، آپؐ نے مجھ سے فرمایا "تو نے اُسے اُس کی ماں کی جانب سے عار دلایا، پھر فرمایا تمھارے بھائی تمھارے ماتحت ہیں۔ جنھیں خدا نے تمھارے ہاتھ تلے کر دیا ہے، جس کے ہاتھ تلے اُس کے ماتحت غلام ہوں، وہ جو کھائے اس میں سے انھیں بھی کھلائے اور جو پہنے اُس میں سے انھیں بھی پہنائے، اُن سے اِتنا کام نہ لو کہ وہ عاجز آجائیں، اگر ایسا کوئی کام ہو تو خود بھی اُس میں اُن کی مدد کرو۔

**شاخ ۵۹** مالک کا حق مملوک کو ادا کرنا۔ اور وہ یہ ہے کہ اپنے مالک کو لازم پکڑے رہے اور جہاں کہیں وہ بہتر جانتا ہو اور حکم کرتا ہو، وہیں اقامت کرے اور مقدور بھر اُس کی فرماں برداری کرے۔

صحیحین میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ؐ

نے فرمایا۔ جو غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اپنے رب کی عبادت بھی خلوص سے بجالائے تو اُسے دُہرا اَجر ملے گا۔ صحیح مسلم میں حضرت جریر بن عبد اللہ رضؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا، جو غلام اپنے آقا سے بھاگ جائے، اُس سے اللہ تعالیٰ کا ذمّہ بری ہو جاتا ہے۔ سننِ ابو داؤد میں انہی کی روایت سے ہے کہ آقا سے بھاگا ہوا غلام جب تک اپنے مالک کے پاس نہ آجائے، اللہ تعالیٰ اُس کی نماز بھی قبول نہیں فرماتا۔

**شاخ ۶۰** اَولاد کے اور اہل وعیال کے حقوق ادا کرنا۔ یعنی انسان کا اپنے بال بچوں اور اہل وعیال کی خبر گیری کرنا، اور انھیں بقدرِ ضرورت دینی اُمور کی تعلیم دینا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (۶۶/۶) اپنی جان کو اور اپنے اہل وعیال کو اُس آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں، اُن کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حکم دو اور بھلائی کی باتیں سکھاؤ۔

حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں، انھیں علم وادب سکھاؤ۔ صحیح مسلم میں حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ فرماتے ہیں، جو شخص ۲ لڑکیوں کی پرورش کرے، وہ اور میں قیامت کے دن اِس طرح آئیں گے اور

آپ نے اپنی دونوں انگلیاں ملا کر بتایا۔

**شاخ ۶۱** دینداروں سے قربت حاصل کرنا اور اُن سے دوستیاں پیدا کرنی اور ان میں سلام پھیلانا اور اُن سے مصافحہ کرنا اور اسی طرح کے محبت بڑھانے کے اسباب مہیا کرنا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ، جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کہو۔

آنحضرت صلعم فرماتے ہیں، قسم ہے خدا کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم جنّت میں نہیں جا سکتے، جب تک ایمان والے نہ ہو جاؤ، اور ایماندار بن نہیں سکتے، جب تک آپس میں محبت پیدا نہ کرلو کیا میں تمھیں ایسا کام نہ بتاؤں کہ جب تم اُسے کرو، تم میں محبت بڑھ جائے وہ یہ کہ آپس میں سلام کرنا پھیلاؤ (عن ابوہریرۃ رضؓ فی المسلم)

صحیح بخاری میں ہے حضرت قتادہؓ، حضرت انس رضؓ سے پوچھتے ہیں کیا اصحاب نبی صلعم آپس میں مصافحہ کیا کرتے تھے؟ جواب ملا "ہاں"

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرۃ رضؓ سے روایت ہے کہ اللہ عزّوجل قیامت کے روز فرمائے گا۔ میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبّت رکھنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انھیں اپنے سایہ تلے سایہ دوں گا۔ جس دن میرے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں۔

Marfat.com

**شاخ ۶۲** سلام کا جواب دینا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، جب تمھیں کوئی سلام کرے، تو تم اُس سے بہتر جواب دو یا اُسی کے برابر جواب دو۔ حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے حدیث ہے، آپؐ نے فرمایا، راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو! لوگوں نے کہا، حضرت وہاں تو ضرورت کی وجہ سے بیٹھنا ہی پڑتا ہے وہیں آپس میں ملاقات و گفتگو ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا ایسا ہی ہے تو راستے کا حق ادا کیا کرو۔ دریافت کیا کہ حضورؐ راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا آنکھیں نیچی رکھنا، ایذا دہندہ چیزوں کو ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم کرنا، بُری باتوں سے روکنا۔

**شاخ ۶۳** بیمار کی بیمار پرسی کرنا۔ براء بن عازبؓ سے صحیحین وسُنَنِ ابو داؤد وغیرہ میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے روک دیا۔ ہمیں [1]بیمار کی عیادت کرنے [2]جنازوں کے ساتھ جانے، [3]سلام کا جواب دینے، [4]چھینک کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے والے کو یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہنے، [5]قسم کو سچا کرنے، [6]مظلوم کی مدد کرنے اور [7]دعوت قبول کرنے کا حکم دیا؛ اور [1]سونے کا زیور یا سونے کی انگوٹھی پہننے، یا [2]سونے چاندی کے برتنوں کے استعمال کرنے اور [3]ریشمی گدیوں پر بیٹھنے اور [4]دھاری دار ریشم اور [5]موٹا ریشم اور [6]مطلق ریشم اور [7]باریک ریشم پہننے سے منع فرمایا۔

صحیح مسلم میں حضرت ثوبان رضؓ سے روایت ہے کہ بیمار کی عیادت کو جانے والا لوٹنے تک جنت کے باغیچوں میں ہوتا ہے۔

امام جعفرؒ فرماتے ہیں، مسلمان چاہے نیک ہو یا بد بیماری میں اُس کی عیادت کرنی چاہیئے، لیکن نیک کے ساتھ دل کھول کر اور بد کے ساتھ سرسری طور پر۔

**شاخ ۶۴** اہلِ قبلہ میں سے جو مر جائیں، اُن کے جنازے کی نماز پڑھنا۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے صحیحین میں حدیث ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، چھینک کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے والے کو یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہنا، جنازوں میں جانا، دعوت قبول کرنا۔

صحیح مسلم میں حضرت ثوبان رضؓ سے مروی ہے، جو شخص جنازے کی نماز پڑھ کر چلا جائے اُسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو دفن تک ساتھ رہے اُسے دو قیراط ملتا ہے۔ ہر قیراط مثل اُحد پہاڑ کے ہے۔

**شاخ ۶۵** چھینک کر جو الحمد للہ کہے، اُسے یُرْحَمُکَ اللّٰہُ کہنا ابوہریرہ رضؓ سے صحیح مسلم میں روایت ہے اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ سے روایت ہے کہ تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو تم اُسے جواب دو، اگر وہ حمد نہ کرے تو تم بھی جواب نہ دو!

**شاخ ۶۶** کفار اور مشرکین اور مفسدوں سے دور رہنا، اور اُن پر سختی کرنا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ الخ (۳/۲۸) یعنی مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا وہ خدا کی طرف سے کسی چیز میں نہیں۔ مگر یہ اور بات ہے کہ تم اُن سے ڈرو۔ فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ (۹/۷۳) اے نبیؐ! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو۔

فرماتا ہے اپنے پاس کے کافروں سے لڑو، تم میں یہ لوگ سختی پائیں ارشاد ہے، ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم ان سے دوستیاں کرتے ہو، حالانکہ وہ اِس حق سے انکاری ہیں جو تمہارے پاس ہے۔ رسول اللہؐ کو اور تمھیں صرف اِس بنا پر وہ نکالتے ہیں کہ تم اپنے رب اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھتے ہو۔ اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضامندی طلب کرنے کے لئے نکلو تو اُن کی طرف دوستانہ سرگوشیاں کرتے ہو؟ فرمان ہوتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَکُمْ الخ (۹/۲۳) اے ایمان والو! اپنے باپ بھائیوں کو اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں تو ہرگز انھیں دوست نہ سمجھو۔ تم میں سے جو شخص اُن سے دوستی رکھے وہ ظالم ہے۔ اور اس کے بعد کی آیت اور اسی طرح کی اور بہت سی آیتیں ہیں۔

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ، راستے میں مشرکوں سے ملاقات ہو جائے تو انھیں ابتداءً سلام نہ کرو اور اُنھیں تنگ راستوں میں چلنے پر مجبور کرو۔

سنن ابوداؤد میں ابو سعید رضؓ سے حدیث ہے کہ تیرا لقمہ سوائے پرہیزگار کے اور کوئی نہ کھائے اور سچے مسلمان کے سوا کسی سے دوستی اور میل ملاپ نہ کرو۔

**شاخ ۶۷ پڑوسی کا اکرام اور عزّت کرنا۔** اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ الخ (۴/۳۶)

ماں باپ اور رشتہ داروں اور قریبی پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور ساتھ بیٹھنے اُٹھنے والوں کے ساتھ احسان اور سلوک کرو۔ ذِی الْقُرْبٰی کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی کہا گیا ہے کہ اِس سے مُراد پاس کا پڑوسی ہے اور جَارِ الْجُنُبِ سے مُراد دُور کا پڑوسی ہے اور صَاحِبِ بِالْجَنْبِ سے مُراد سفر کا ساتھی ہے ابن عباس رضؓ، مجاہدؒ، قتادہؒ، کلبیؒ، مقاتل بن حبانؒ اور مقاتل بن سلیمانؒ سے وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی کی تفسیر میں مروی ہے کہ اس سے مُراد رشتہ دار ہیں اور جَارِ الْجُنُبِ سے مُراد اجنبی ہیں اور صَاحِبِ بِالْجَنْبِ سے مُراد رفیق سفر ہے۔ مقاتل بن سلیمانؒ سے اتنی اور زیادتی بھی آئی ہے کہ صَاحِب

بِالْجَنْبِ سے مُراد ساتھی ہے سفر کا ہو یا حضر کا۔ حضرت علی رضؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور ابراہیم رحؒ فرماتے ہیں صَاحِبِ بِالْجَنْبِ سے مراد بیوی ہے۔ ایک روایت میں سعید بن جبیرؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے اور ایک روایت میں اُن سے نیک بخت ہمنشیں بھی مروی ہے۔

صحیحین میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہؐ سے سُنا، آپ فرماتے تھے۔ جبرئیل عؑ مجھے پڑوسی کے بارے میں نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ میں سمجھا شاید یہ پڑوسی کو بھی ترکہ میں وارث بنا دیں گے اور ہم کو اسی کی خبر دی امام بیہقی حافظ ابو عبداللہ رحؒ نے ساتھی کے حق کی نگہداشت کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں، تین شخص ہیں میری طرف سے ربّ العالمین ہی ان کا بدلہ دے گا۔ ایک وہ شخص جس کی مجلس میں کشادگی کی گئی اور ۲ وہ شخص جو حلقوں اور مجلسوں کو روندتا ہوا میرے پاس آکر بیٹھا اور ۳ وہ شخص جس نے رات کو اپنی حاجت یاد کی، اِن تینوں کو ربّ العالمین ہی بدلہ دے گا۔

**شاخ ۶۸** مہمانوں کی مہمانداری کرنا۔ صحیحین میں حضرت ابو شریح عدوی رضؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میرے کانوں نے سُنا، اور میری آنکھوں نے دیکھا، جس وقت کہ آنحضرتؐ فرما رہے تھے، آپؐ نے

Marfat.com

فرمایا " جو اللہ تعالےٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو ، وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے ، ایک دن رات تو تکلّف کے ساتھ ضیافت کرے اور تین دن تک سادہ طور پر مہمانی کرے اور اس کے بعد ایک صدقہ ہے جو اس پر کیا جاتا ہے " اور حضورؐ نے فرمایا ، اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے کو چاہیئے کہ یا تو بھلی بات زبان سے نکالے ورنہ چُپ رہے ، اور اگلی روایت میں اتنی زیادتی بھی آئی ہے کہ اللہ تعا پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کو اپنے پڑوسی کا بھی اکرام کرنا چاہیئے ۔

**شاخ ۶۹** گنہگار مسلمانوں کی پردہ پوشی کرنا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ (۲۴/۱۹) جو لوگ ایمانداروں میں بُرائی پھیلانے کو پسند کرتے ہیں ، اُن کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے ۔ اور سالم بن عبد اللہ بن عمر رضؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ، حضورؐ نے فرمایا ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اُس پر ظلم کرے نہ اُسے دشمن کے ہاتھوں میں سونپے ۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت برآری میں رہے اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت برآری کرتا ہے ، اور جو شخص کسی ایماندار کی تکلیف کو دُور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کی تکلیفوں میں سے کسی تکلیف کو قیامت کے دن دور کرے گا ۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی

Marfat.com

کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی پردہ پوشی کرے گا۔

**شاخ ۷۰** مصیبتوں پر صبر کرنا اور لذّت اور شہوت کی ممنوع چیزوں سے نفس کو روکنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ (۲/۴۵) یعنی مدد طلب کرو صبر اور نماز سے، یہ البتہ بڑی بھاری چیز ہے، مگر خشوع کرنے والوں پر۔ مجاہدؒ وغیرہ سے مروی ہے کہ صبر سے مُراد روزہ رکھنا ہے اور جگہ ارشاد ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الخ (۲/۱۵۵) صبر کرنے والوں کو خوش خبری سُناؤ، جن کو جب کبھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے، وہ کہتے ہیں، ہم اللہ کی ہی ملکیت ہیں اور اسی کی طرف ہم لوٹنے والے ہیں۔ ان لوگوں پر خدا کی طرف سے برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور یہی لوگ راہ یافتہ ہیں، اِس کے علاوہ اور آیتیں بھی ہیں۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ چند انصارؓ آئے اور انھوں نے آنحضرت صلعم سے کچھ سوال کیا، آپ نے اُنھیں دیا، پھر مانگا پھر دیا۔ اب اُن میں سے جو شخص جو کچھ مانگتا، آپ اُسے دیتے۔ یہاں تک کہ جو کچھ آپ کے پاس تھا سب ختم ہوگیا۔ اس وقت فرمایا میرے پاس جب تک کچھ ہوگا، میں تمھیں دیتا رہوں گا ہرگز اپنے پاس جمع نہ رکھوں گا۔ لیکن بات یہ ہے جو شخص سوال سے بچنا چاہے گا، اللہ تعالیٰ خود اُسے بچائے گا اور جو

Marfat.com

شخص بے پروا ہی اور استغنا کرے گا، اللہ تعالےٰ اُسے بے پرواہ اور غنی کر دے گا۔ اور جو شخص صبر کرے گا، اللہ تعالےٰ اُسے صابر بنا دے گا اور کسی شخص کو کوئی انعام صبر سے بہتر اور عمدہ نہیں ملا۔ (صحیحین (بخاری و مسلم) میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں، میں آنحضرتؐ کے پاس گیا۔ اس وقت آپ کو سخت بخار تھا۔ میں نے کہا حضورؐ آپ کو تو مثل دو شخصوں کے بخار ہے۔ فرمایا ٹھیک ہے مجھے ایسا ہی بخار چڑھتا ہے جیسا تم میں سے دو شخصوں کو۔ میں نے کہا یہ اس لئے کہ آپ کو اجر بھی دوہرا ہے۔ آپ نے فرمایا، ہاں۔ پھر فرمایا جس کسی مسلمان کو کوئی ایذا پہنچے، بیماری یا اس کے علاوہ کوئی اور پھر وہ صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اُس کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت سے (خشک) پتے

شاخ ۷۱ دنیا سے بے رغبتی کرنا اور اُمیدوں کو کم کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَهَلْ يَنْظُرُونَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا (۴۷/۱۸) ترجمہ: اب تو یہ لوگ قیامت ہی کو دیکھ رہے ہیں کہ ناگہاں اُن پر آ واقع ہو سو اس کی نشانیاں تو (وقوع میں) آ چکی ہیں۔ انس بن مالکؓ اور سہل بن سعدؓ سے صحیحین میں ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنی دونوں اُنگلیاں ایک شہادت کی اور دوسری اُس کے پاس کی ملا کر فرمایا۔ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں۔ ابن عباسؓ سے صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں ۲ دو نعمتیں ہیں جن سے اکثر لوگ غافل ہیں اور اُن کی بے قدری کرتے ہیں ایک صحت یعنی تندرستی، دوسرے فراغت۔

Marfat.com

امام بیہقی رح فرماتے ہیں ابو عصمت محمد بن احمد سجستانی رح نے بصرہ میں اس معنی کے مجھے یہ دو شعر سنائے ؎

اَنْبَأَنَا خَیْرُ بَنِیْ اٰدَمَ — وَمَا عَلٰی اَحْمَدَ اِلَّا الْبَلَاغ
اَلنَّاسُ مَغْبُوْنُوْنَ فِیْ نِعْمَتِیْ — صِحَّۃِ اَبْدَانِہِمْ وَ الْفَرَاغ

ہمیں خیر البشر ؐ نے خبر دی ہے اور اُن پر یعنی پیغمبر خدا صلعم پر صرف تبلیغ یعنی پہنچا دینا ہے۔ دو نعمتوں میں لوگ دھوکے اور غفلت اور بے قدری میں پڑ گئے، ایک بدن کی صحت، دوسرے فراغت۔ ابو سعید رضؓ سے صحیح مسلم میں حدیث ہے، دنیا میٹھی اور سبز رنگ ہے اللہ تعالیٰ تمھیں اس میں خلیفہ بنا کر دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ دنیا سے اور عورتوں کے فتنہ سے بچو! بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ عورتوں ہی کا ہوا۔

## شاخ ۷۲ غیرت کرنا اور بے حیائی اور ڈھٹائی اور دیوثی کو ترک کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے نفسوں کو اور اپنے اہل و عیال کو اُس آگ جہنم سے بچاؤ، جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

اور فرمایا وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِہِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَہُنَّ (۲۴/۳۱) اے نبیؐ! ایمان والی عورتوں سے کہدو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں! اور اپنے نفس کی حفاظت کریں۔

بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے حدیث ہے کہ، اللہ تعالیٰ غیرت

کرتا ہے اور مؤمن بھی غیرت والا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ،
مسلمان اُن کاموں سے پرہیز کرے، جو اللہ عزّ وجل نے اُس پر حرام کردیئے
ہیں۔ اُمِّ سلمہ رضہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تھے
اور گھر میں ایک مخنث آگیا۔ اُس نے حضرت اُمِّ سلمہ رضہ کے بھائی عبداللہ بن
ابو امیہ سے کہا: اے عبداللہ کل اگر اللہ تعالےٰ طائف کو مسلمانوں پر
فتح کرے گا تو میں تمہیں غیلان کی لڑکی دکھاؤں گا، جسے آتے ہوئے پیٹ
پر چار شکنیں پڑتی ہیں اور جاتے ہوئے آٹھ ہوتی ہیں۔ حضرت رسول اللہ
نے فرمایا لَا یَدْخُلَنَّ هٰٓؤُلَاءِ عَلَیْکُمْ (ان لوگوں کو ہرگز گھر میں نہ آنے دو)

حضرت ابو سعید خدری رضہ آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہیں آپ نے
فرمایا، غیرت کرنا ایمان میں سے ہے اور دیّوثی نفاق سے ہے۔ حلیمی کہتے ہیں
مذاء یہ ہے کہ آدمی مردوں، عورتوں کو جمع کرکے چھوڑ دے اور وہ آپس میں
چُہل کریں۔ یہ ماخوذ ہے "مذی" سے اور بعضوں نے کہا "مذاء" مردوں کو
عورتوں کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ عرب کہتے ہیں مَذَیْتُ الْفَرَسَ جب تو
اپنے گھوڑے کو آزادی کے ساتھ چھوڑ دے کہ وہ چرتا چگتا پھرے۔

شاخ ۴۳ لغو باتوں اور فضول کاموں سے مُنہ موڑ لینا۔ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الخ (۲۳/۱) ایمانداروں نے فلاح پائی، جو
نماز کو خشوع و خضوع سے ادا کرتے ہیں اور لغو باتوں سے مُنہ پھیر لیا کرتے ہیں

Marfat.com

فرماتا ہے وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا (۲۵/۷۲) مسلمان وہ ہیں جو جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے اور لغو کاموں سے بزرگانہ طور پر اعراض کرتے ہوئے گزر جاتے ہیں، ارشاد ہے وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ (۲۸/۵۵) جب فضول باتیں سُنتے ہیں تو مُنہ پھیر لیتے ہیں۔ لغو کہتے ہیں اس باطل کو جو بے فائدہ ہو اور کسی صحیح مقصد کی طرف نہ پہنچتا ہو، جس کے کہنے والے کو کوئی فائدہ نہ ہو، بلکہ بسا اوقات وبالِ جان بن جائے۔

ابوسلمہؓ ابوہریرہؓ سے اور علیؓ بن حسین اپنے باپ سے وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا "انسان کے اسلام کی بہتری اس میں ہے کہ وہ بے فائدہ اور فضول کاموں سے احتراز کرے"

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ذوالنون مصریؒ فرمایا کرتے تھے

مَنْ حَبَّ اللّٰهَ عَاشَ ۔۔۔ وَمَنْ مَّالَ إِلَى غَيْرِهِ طَاشَ

وَالْأَحْمَقُ يَغْدُو وَيَرُوحُ فِي لَاشٍ ۔۔۔ وَالْعَاقِلُ عَنْ خَوَاطِرِ نَفْسِهِ فَتَّاشٌ

اللہ کا چاہنے والا زندہ ہے اور اُس کے غیر کی طرف جُھکنے والا مُردہ اور بیکار ہے۔ احمق صبح شام بیکار کھوتا ہے اور عقلمند اپنے نفس کے خیالات ٹٹولتا رہتا ہے۔

**شاخ ۴۷ سخاوت کرنا۔** فرمانِ خداوندی ہے وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ (۳/۱۳۳) الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ الخ (۳/۱۳۴) سبقت کرو تم اپنے رب کی مغفرت

Marfat.com

اور جنّت کی طرف جس کا عرض آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہے جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جو لوگ اپنے مال نرمی اور سختی میں خرچ کرتے رہتے ہیں اور غصّے کو روکتے ہیں اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں اور خدا انکو کاروں کو دوست رکھتا ہے۔

اِس کے علاوہ بہت سی آیتیں اِس مضمون کی ہیں۔ سخاوت کے خلاف بُخل کرنے والوں کی مذمّت میں قرآنِ کریم میں وارد ہے اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ الخ (۴/۳۷) جو لوگ خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کا حکم دیتے ہیں اور جو کچھ خدا نے اُن کو اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے اس کو چُھپا چُھپا کر رکھیں، اور ہم نے ناشکروں کے لئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے؛ اور فرمایا وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ (۴۷/۳۸) بخیل کا بخل خود اُسی پر وبالِ جان ہوتا ہے۔ ارشاد ہے وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۵۹/۹) فلاح اور نجات انھیں ملے گی جو اپنے نفس کی بخیلی سے بچا دیئے گئے۔ اور آیتیں بھی ہیں۔ صحیحین میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث مروی ہے کہ ہر صبح کو دو فرشتے اُترتے ہیں ایک دُعا کرتا ہے اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا یا اللہ سخی کو اُس کے خرچ کا بدلہ دے، دوسرا کہتا ہے اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا یا اللہ بخیل کے مال کو غارت کر۔

## شاخ ۵۵ چھوٹوں پر رحم کرنا اور بڑوں کا پاس و لحاظ اور

ادب کرنا۔ صحیح مسلم میں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ لَا یَرْحَمُہُ اللّٰہُ جو شخص لوگوں پر رحم نہ کرے، اللہ تعالیٰ اُس پر بھی رحم نہیں کرتا۔ اور صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ، اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے، ننانوے ۹۹ حصے تو اپنے پاس رکھے اور ایک حصہ دنیا میں نازل فرمایا۔ اسی ایک حصہ کا یہ اثر ہے جو تم مخلوق میں دیکھ رہے ہو۔ یہاں تک کہ گھوڑا وغیرہ جانور بھی اپنے بچہ پر سے اپنا پیر ہٹا لیتے ہیں اس خیال سے کہ اُسے تکلیف نہ پہنچے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد میں حدیث ہے مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یَعْرِفْ حَقَّ کَبِیْرِنَا فَلَیْسَ مِنَّا۔ ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرنے والا اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچاننے والا ہم میں سے نہیں، صحاح میں قسامة والی حدیث میں ہے (آپ نے ایک قوم کو فرمایا) بڑے کو آگے کرو۔ یعنی تم میں بڑا آدمی کلام کرے اور امامت والی حدیث میں ہے وَلْیَؤُمَّکُمْ اَکْبَرُکُمْ تم میں جو بڑا ہو وہ تمھاری امامت کرے۔

**شاخ ۶۷** آپس کی اصلاح رکھنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا خَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰھُمْ الخ (۴/۱۱۴) یعنی اُن کی اکثر سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں مگر جو شخص صدقہ خیرات یا بھلی بات کا، یا لوگوں میں اصلاح کرنے کا حکم کرے، جو شخص اسے اللہ تعالیٰ کی مرضی حاصل کرنے کے لئے کرے گا اُسے ہم بہت جلد بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔ فرمان ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا

Marfat.com

بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ (۴۹/۱۰) سب ایمان والے آپس میں بھائی ہیں، اپنے
بھائیوں میں اصلاح کیا کرو، یعنی تم میں سے ہر دو میں۔
بخاری و مسلم میں حضرت امِ کلثوم بنتِ عقبہ بن ابی معیط رضؓ سے حدیث ہے
کہ وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں میں صلح کرائے پس بھلی بات کہے اور بھلی
بات اِدھر سے اُدھر پہنچائے۔ حضرت امِ کلثوم رضؓ فرماتی ہیں، میں نے حضرتؐ کو
تین موقعوں پر جھوٹ کی اجازت دینے کے سوا کبھی اور جگہ رخصت دیتے ہوئے
نہیں سنا۔ جہاد میں۔ اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں اور مرد اپنی بیوی
سے اور بیوی اپنے میاں سے محبت کے جتانے میں کوئی ایسی پُر از مبالغہ
بات کہے۔

## شاخ ۷۷ مسلمان کا اپنے مسلمان بھائی کے ہر اس نفع کو پسند کرنا جو خود اپنے لئے پسند کرتا ہو اور ہر نقصان کو اپنے بھائی کے لئے ناپسند کرنا جیسے خود اپنی جان کے لئے ناپسند کرتا ہو۔

اور اسی میں داخل ہے راستے سے ایذا دینے والی چیزوں کا ہٹانا،
جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے صحیح بخاری و صحیح مسلم
میں حدیث ہے اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً
اَفْضَلُهَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَدْنَاهُ اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ
شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ ایمان کی ساٹھ ۶۰ سے یا ستر سے اوپر شاخیں ہیں سب سے

Marfat.com

افضل پابندیِ توحیدِ باری تعالےٰ۔ یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا ہے اور
سب سے ادنیٰ راستہ سے ایذا دینے والی چیزوں کا ہٹا دینا ہے، اور شرم و
حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت انسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ،
رسول اللہ صلعم نے فرمایا لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ
لِنَفْسِہٖ یعنی تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہیں ہوسکتا، جب تک وہ اپنے
مسلمان بھائی کے لئے وہی نہ چاہے جو اپنے نفس کے لئے چاہتا ہے۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں روایت ہے۔ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی
رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَلٰٓی اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ میں نے
آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر نمازوں کے
قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت
کی۔

ہر قسم کی کتب ملنے کا پتہ

نور محمد۔ کارخانہ تجارت کتب۔ آرام باغ کراچی

Marfat.com

**شاخ ۲۹** غنیمت حاصل کرنے والوں کا مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ امام یا اس کے نائب کو دینا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ (۴۱) اور جان رکھو کہ جو چیز تم (کفار سے) غنیمت میں لاؤ، اس میں سے پانچواں حصہ خدا تعالیٰ کا اور اس کے رسول کا اور اہلِ قرابت کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے۔ اور فرمایا وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ ؕ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (۱۶۱) یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیانت کریں اور جو شخص مالِ غنیمت میں سے خیانت کرے، وہ اُس خیانت کو اُٹھائے ہوئے قیامت کے دن آئے گا۔

بخاری و مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ، قبیلۂ عبد القیس کے ایلچیوں کو نبی کریم صلعم نے فرمایا ”میں تمھیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ میں تمھیں اللہ تعالےٰ اکیلے پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں، جانتے ہو ایک اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اُس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا گواہی دینا اللہ تعالےٰ کے ایک ہونے کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسولِ برحق ہونے کی اور نماز روزے، حج و زکوٰۃ کی پابندی کرنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ

Main Liberary.

# مختصر شعب الایمان

تالیف: شیخ امام ابی جعفر عمر قزوینی رح

یعنی امام بیہقی رح کی چوتھی صدی کی مشہور کتاب "شعب الایمان" کا مختصر

جس میں

ایمان کی ۷۷ شاخوں کا تفصیل وار بیان ہے۔ ہر شاخ کا بیان

قرآن وحدیث اور بزرگانِ دین کے اقوال سے کیا گیا ہے

ناشرین

نور محمد۔ کارخانہ تجارت کتب آرام باغ۔ فریر روڈ۔ کراچی

Marfat.com